قادیان دارالامان سے

یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

جلد ۱۳

نمبر ۵/۶

مصباح

زنانہ اخبار

ایڈیٹر

محمد یعقوب مولوی فاضل

چندہ سالانہ ۲ روپے ۸ آنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

معارفِ القرآن

یعنی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودہ درس قرآن شریف سے نوٹ

مرتبہ لجنہ اماء اللہ قادیان

سُورۃ انشقاق پارہ ۳۰

اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ: آسمان پھٹ جائیگا۔ بڑی مصائب آئینگی۔ یا عیسائیت کا غلبہ ہوگا۔ کیونکہ قرآن شریف میں آتا ہے تکادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ۔ یا یہ کہ آسمانی برکات نازل ہونگی کیونکہ پھٹ جانے کے معنے روکیں دُور ہو جانے کے بھی ہیں یا یہ کہ بارش زور سے ہو۔ کیونکہ سماء بادل کو بھی کہتے ہیں۔

اَذِنَتْ: اپنے رب کی بات سُنیگی۔ حُقَّتْ: یہی اس پر واجب ہے۔ حَقَّ عَلَیْہِ: اُسپر واجب کر دیا۔

مُدَّتْ: پھیلا دیجائینگی یا اسمیں کھاد ڈالی جائے گی۔

مَدَّ: پھیلانا یا کھاد ڈالنا۔ بارش کا مفہوم کھاد ڈالنے کے ساتھ بالکل ملتا ہے۔ اعلیٰ درجے کی زمین جسمیں کھاد ڈالی گئی ہو اُسپر بارش ہونیسے جو کچھ اسکے اندر ہوتا ہے وہ باہر نکل آتا ہے۔ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ: وہ اپنے رب کی بات پر کان دھرتی ہے۔ یعنی بادل وقت پر آتے ہیں وقت پر جاتے ہیں۔ ان سب باتوں سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ انسان اپنے رب کیطرف جانیوالا ہے۔ کادحٌ الیٰ ربّک: خدا تعالیٰ کیطرف جانیوالا۔ کتاب: واجب۔ اعمال نامہ۔

بیمینہٖ: دائیں ہاتھ میں دینا ایک علامت ہوگی۔ اس بات کی کہ وہ خدا کی بخشش کے نیچے آگیا۔ اُوتِیَ کِتَابَہٗ وَرَاءَ ظَھْرِہٖ: خدا تعالیٰ اس کو شرم سے بچانے کیلئے پیٹھ کے پیچھے سے کتاب دے گا۔ ثبور: ہلاکت۔

یَحُوْرَ: حَارَ۔ یَحُوْرُ: واپس لوٹنا۔ حیران ہونا۔ یعنی ایسا واقعہ ہوگا کہ وہ حیران ہو جائیگا۔ یا جواب دینا یعنی اسکو خیال بھی نہ ہوگا کہ اُسکو جواب دینا پڑیگا۔ یا نقصان ہوگا۔ وَسَقَ: جمع کر لیتی ہے۔

اِتَّسَقَ: کامل ہو جاتا ہے۔ فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ۔ میں شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں شفق کو اور رات کو جو وہ جمع کر لیتی ہے۔ اور چاند کو جبکہ کامل ہو جاتا ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد ایک زمانہ ایسا آئیگا جبکہ اسلام کا سُورج ڈوب جائیگا۔ تاریکی چھا جائیگی اور رات کے وقت چوریاں، ڈاکے اور فسق و فجور وغیرہ ہوتے ہیں یہی اُس زمانہ میں ہوگا۔ یہ مختلف درجات ہیں جو اُنپر سے گزرینگے۔ رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بعد جب دُنیا پر تاریکی چھا گئی تو مُسلمانوں پر پہلی تباہی بغداد میں آئی۔ جبکہ اٹھارہ لاکھ مسلمان مارے گئے اور تین دن قتل عام رہا۔ پھر سپین میں ذلت آئی۔ ایک کے بعد دُوسرے علاقے مُسلمانوں کے فتح کئے گئے۔ ایک زمانہ تھا کہ مُسلمان سپین پر حاکم تھے۔ مگر پھر وہ وقت آیا کہ صرف ایک شہر مسلمانوں کے قبضہ میں رہ گیا۔ آج اُس سپین میں جہاں اتنے اسلامی علوم تھے۔ ایک بھی مُسلمان نظر نہیں آتا۔ پھر جس طرح ظاہری طور پر سُورج غروب ہونے کے بعد شفق آتی ہے اور پھر چاند چڑھتا ہے جو آہستہ آہستہ مکمل ہوتا ہے اسی طرح رُوحانی طور پر بھی ترقی ہوگی۔ آپکی وفات کے بعد خلفاء اور مجددین کا سلسلہ ہوگا۔ پھر ایک وقت آئیگا کہ چودھویں کا چاند چڑھے گا یعنی چودھویں صدی میں مسیح موعود کا ظہور ہوگا۔ اور پھر نئے سرے سے اسلامی دور کا آغاز ہوگا۔ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ: کبھی کاٹا نہیں جائے گا ؁

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خاندانِ نبوّت میں چند گھڑیاں

جس طرح ایک شیریں چیز کھانے کے بعد ہماری زبان اس کے ذائقے سے دیر تک لطف اندوز ہوتی رہتی ہے۔ جس طرح ایک گلاب کا پھول اپنی خوشبو سے انسانی دماغ کو ایک عرصہ تک معطر رکھتا ہے۔ جس طرح ہمارے کان ایک مترنم اور سُریلی آواز کو دوبارہ سُننے کیلئے بیتاب ہوتے ہیں۔ اسی طرح جب مَیں تنہائی میں اپنے تصوّر میں وہ پاکیزہ گھڑیاں جو مَیں نے خاندان نبوت میں گذاریں۔ یاد کرتی ہوں۔ تو کئی کئی دن تک ان لمحات کی یاد میرے دل پر ایسے نقوش چھوڑ جاتی ہے۔ جن کے تاثرات لازوال ہوتے ہیں۔ میری وہ بہنیں جو ابھی تک ازواج مطہرات کی زیارت نہیں کر سکیں۔ اور میری وہ غیر احمدی بہنیں جو سُنی سُنائی باتوں پر یقین کر کے مختلف قسم کے شبہات دل میں پیدا کر لیتی ہیں۔ وہ میری باتوں پر یقین کریں۔ مَیں نے جو کچھ دیکھا ہے۔ وہ ظاہری آنکھ سے نہیں دل کی آنکھ سے دیکھا ہے۔ مَیں نے جو کچھ سُنا وہ دل سے سُنا ہے۔ آئیں اب چند ایمان افروز نظاروں کا ذکر سنیں۔

مَیں اپنی والدہ کے ہمراہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور دیگر افراد خاندان کی زیارت کے لئے گئی۔ حضرت مرزا سُلطان احمد صاحب مرحوم کی گلی میں سے ہوتی ہوئی سیڑھیوں پر چڑھ کر حرم دوم سے ملاقات کی۔ آپ اس وقت اندرون خانہ میں کچھ کپڑے وغیرہ درست کر رہی تھیں۔ میں نے داخل ہو کر اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا۔ آپ نے اندر سے ہی سلام کا جواب دیا۔ اور اسی طرح ہاتھ میں کپڑے لئے باہر آگئیں اور بڑی خندہ پیشانی سے ملیں۔ آپ کے جسم پر نہایت سادہ لباس تھا۔ بلکہ مجھے انکا لباس دیکھکر شرم آگئی۔ کہ ہم غریب ہو کر ان سے زیادہ اچھے کپڑے پہنتی ہیں۔ اس وقت میرے دماغ میں معاً خیال آیا۔ کہ ان کا لباس صرف تن ڈھانکنے کی ضرورت کو پُورا کرتا ہے اور ہمارے لباس نمائشی ہیں۔ ہم دُنیا میں اپنے لباس کو سنوارنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ اور یہ عاقبت کے لئے اپنے اعمال سنوارنے میں ہمہ تن مشغول۔ آپ کافی دیر تک ہنس ہنس کے باتیں کرتی رہیں۔ آپ کے الفاظ اور باتیں اسقدر پیاری تھیں۔ کہ میرا دل نہ چاہتا تھا۔ کہ یہاں سے اٹھوں۔ باوجودیکہ آپکی عمر اتنی زیادہ نہیں لیکن آپکی باتوں سے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ نہایت تجربہ کار اور اپنے اندر وسیع معلومات کا خزانہ لئے ہُوئے ہیں۔

اس کے بعد مَیں حضرت ام المومنین رضؓ کے حضور حاضر ہُوئی۔ آپ اس وقت دالان میں چارپائی پر بیٹھی ہُوئی تھیں۔ اردگرد چند عورتیں بیٹھی ہُوئی توجہ سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کی باتیں سُن رہی تھیں۔ مَیں نے السلام علیکم کہا۔ آپ نے نظر اُٹھا کر میری طرف دیکھا اور سلام کا جواب دیا۔ اور فرمایا۔ "بیٹی بیٹھ جاؤ"۔ مَیں پاس ہی بیٹھ گئی۔ آپ نے گھر کے متعلق کچھ باتیں دریافت فرمائیں۔ میرا اس وقت یہ حال تھا کہ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ یہ دنیا نہیں بلکہ کوئی اور ہی جگہ ہے اور یہ آواز دنیا سے نہیں جنّت سے آ رہی ہے ایسا محبّت بھرا لہجہ۔ اور ایسی شفقت مجھے اور کہیں نظر نہ آئی۔ رعب سے میری زبان میں لکنت تھی۔ تاہم مَیں نے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں آپکی باتوں کا جواب دیا۔ اتنے میں ایک عورت نے اپنی مصیبتوں کی داستان چھیڑی۔ اپنے خاوند کی سختی اور دیگر رشتہ داروں کی تکلیف کا ذکر کیا۔ آپ خاموشی سے باتیں سنتی رہیں۔ آپ کے چہرے سے صاف عیاں ہوتا تھا کہ آپ کو اس کی تکلیف سے قلبی تکلیف پہنچی ہے۔ آپ نے ٹھنڈی سانس بھری اور فرمایا۔ کہ اگر مَیں تم کو ایسی بات بتاؤں جو اِن سب تکلیفوں اور مصیبتوں کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دے تو کیا اس پر عمل کرو گی؟ ہم سب نے مجسم آرزو بنکر کہا۔ فرمائیے۔ آپ نے فرمایا۔ "وہ دُعاء ہے۔ پاک اور معصوم دل سے نکلی ہوئی دُعاء سب باتوں سے زیادہ کامیاب علاج۔ اگر تم خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر اپنی تکلیف بیان کرو۔ تو وہ مسبب الاسباب۔ وہ قادر و توانا خدا تمہاری ضرور مدد کریگا"۔ اللہ اللہ۔ کیسی بیش قیمت نصیحت۔ کیسا مؤثر علاج۔ غم و فکر دُور کرنے کا صحیح راستہ مَیں نے جرأت سے کام لیتے ہوئے عرض کیا۔ "حضور آپ بھی ہمارے لئے دُعاء فرمائیں"۔ آپ نے اس بات کا وہ جواب دیا۔ جو سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے دلوں پر کندہ کرنے والا جواب۔ مَیں آجتک اسکی لذّت محسوس کرتی ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ "بیٹی! ماں اپنے بچّوں کیلئے دُعائیں نہ کرے تو کون کریگا؟ تم سب میرے رُوحانی بچّے ہو۔ مَیں تو سب کے لئے دُعائیں کرتی ہوں"۔ میری آنکھوں میں آنسو آ گئے ہماری والدہ۔ ہمارے لئے ہمدردی کا اتنا جذبہ ہمارے لئے اس عمر میں اتنا درد۔ یہ دنیوی لوگ نہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کے فرستادہ نبی کی پاک زوجہ ہے۔ جو تمام دُنیا کی تکلیفوں کا اپنے دل میں احساس رکھتی ہے۔ انکی تکلیف میں روتی اور انکی خوشی میں خوش ہوتی ہیں۔ مجھے ان لوگوں کی بدقسمتی پر افسوس ہوا۔ جو دُور بیٹھے ہوئے اس صداقت کی روشنی کو گل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس چشمۂ رُوحانی سے اپنے تشنہ لب سیراب نہیں کرتے۔

اس کے بعد مَیں اُٹھکر حرم اوّل میں حاضر ہوئی۔ مَیں نے اسوقت موجودہ دُنیا کے مقدس ترین انسان کو دیکھا۔ اللہ تعالےٰ کے قائم کردہ خلیفہ کو دیکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے بچے کو دیکھا۔ محویت کا عالم، غور و فکر کے سمندر میں غوطہ لگائے ماحولِ گردو پیش آئند حالات سے بالکل بیخبر۔ نظریں نیچی کئے ہوئے

اس وقت صحن میں ٹہل رہے تھے۔ مَیں نے السلام علیکم کہا۔ آپ نے جواب دیا۔ اور نظریں بدستور نیچی ہی رکھیں۔ انسان کے لباس میں فرشتہ مجسم نور۔ غرور اور تمکنت نام کو نہ تھی۔ نہایت سادگی سے ٹہلتے جا رہے تھے ؎

جبیں پر سادگی نیچی نگاہیں بات میں نرمی
مخاطب کون کرسکتا ہے تم کو لفظ انساں سے

ایک دفعہ مَیں نے ایک مضمون اخبار الفضل میں پڑھا تھا۔ جس میں ایک ورس میں بیٹھی ہوئی بچّی نے اپنی ماں کو مخاطب کرکے کہا تھا۔ کہ امّاں حضرت صاحب کی تو آنکھیں ہی نہیں۔ اس وقت معاً مجھے اس کا خیال آگیا اور میرے دل نے اس سچائی کی شہادت دی کہ دُنیا کے لئے آپ کی آنکھیں بند ہیں۔ یہ آنکھیں صرف اللہ تعالیٰ کا جلوہ۔ فرشتوں کی صورت۔ اور افلاک کی سیر کے لئے اپنے اندر بینائی رکھتی ہیں۔ لیکن معصیت اور گناہوں سے ڈوبی ہوئی دُنیا۔ وہ دُنیا جو اپنے اندر عارضی شان و شوکت لئے ہوئے ہے۔ اس کے لئے ہمارے پیارے امام کی آنکھیں واقعی بند ہیں۔ مَیں دیر تک کھڑی حضور کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھتی رہی۔ لیکن حضور نے ایک مرتبہ بھی سر اُونچا نہ کیا۔ وہ لوگ جو صداقت احمدیت کے لئے دلائل مانگتے ہیں۔ مناظرے کرتے ہیں۔ وہ آئیں اور صاف دل ہو کر آئیں۔ اور ہمارے پیارے امام کا نورانی چہرہ دیکھ کر کہیں کہ کیا یہ شخص غلط بیانی کرسکتا ہے؟

اس کے بعد مَیں اندر کمرے کیطرف گئی لیکن مجھے وہاں حرم اوّل نظر نہ آئیں۔ ہمارے قدموں کی آہٹ سُنکر آپنے آواز دی "کون ہے؟ اندر آجاؤ" ہم نے آواز کا تعاقب کیا اور باورچی خانہ میں آپ کو پایا۔ کمرہ دُھوئیں سے بھرا ہوا تھا۔ اور آپ بیٹھی ہوئی آلو چھیل رہی تھیں۔ میری اس وقت دُھوئیں سے آنکھیں نکلی پڑتی تھیں۔ بار بار دوپٹہ سے آنکھوں کو صاف کرتی۔ آپنے میری تکلیف کا خیال کرتے ہوئے فرمایا۔ چلئے دُوسرے کمرے میں بیٹھیئے۔ مَیں ابھی فارغ ہو کر آتی ہوں۔ مَیں نے جواب دیا۔ نہیں ہم تو آپکے پاس ہی بیٹھیں گی۔ لائیے یہ خدمت مجھے سرانجام دینے کی سعادت بخشیئے۔ آپنے فرمایا۔ مہمانوں سے کام لینا جائز نہیں اور مجھے تو اپنے ہاتھ سے کام کرنے میں زیادہ لذت محسوس ہوتی ہے۔ مَیں نے اکثر مضمون پڑھے ہیں اور کئی لوگوں کی زبانی بھی سُنا ہے کہ صحابہ خود اور اُن کی مستورات اپنے ہاتھ سے کام کرتی تھیں۔ اور دنیاوی خزائن کے مالک ہونے پر بھی نہایت سادگی سے زندگی بسر کرتیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی وہ شکوہ کے طور پر کہتے ہیں کہ فی زمانہ اس کی مثال ملنی مشکل ہے۔ وہ لوگ آئیں اور چشم بینا لیکر آئیں اور دیکھیں کہ ہمارے امام کے گھر کی حالت کا نقشہ بھی آج سے تیرہ سَو سال قبل کا ہے۔ ناز و نعمت میں پلی ہوئی بیویاں، نوکروں پر حکومت کرنے والیں باوجود صاحب اقتدار ہونے کے، باوجود ہر طرح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے آرام و آسایش میسّر ہونے کے اپنے گھر کا معمولی سے معمولی کام بھی خود انجام دیتی ہیں۔

اس کے بعد میں سیڑھیاں چڑھکر حرم سوم میں داخل ہوئی۔ آپ اسوقت سرہانے کا غلاف لئے کچھ بیل بوٹے کاڑھ رہی تھیں۔ مجھ سے نہایت محبّت سے مصافحہ کیا۔ اور اپنے پاس ہی فرش پر بٹھالیا۔ قدرت نے مجھے یہاں سے بھی ایک سبق دینا تھا۔ ہم باتوں میں مشغول تھیں۔ کہ اتنے میں مؤذن نے عصر کی اذان دی آپ فوراً اُٹھ کھڑی ہوئیں۔ اور فرمایا "اچھا! اب اجازت دیجئے نماز کا وقت ہوگیا ہے"۔ دُنیا کے تکلفات کی آپ نے پرواہ نہ کی۔ یہ خیال نہ کیا کہ اس وقت مجھے چند ملنے والیاں بیٹھی ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی آواز کو مقدم سمجھا۔ اور اس عارضی دُنیا کی رہایش پر قطع نظر کر کے اس پرورگار کے حضور حاضر ہونے کی تیاری کرنے لگ گئیں۔ جس کے پاس ابدی رہایش ہے۔ میری وہ بہنیں جو دُنیا کی زلیست کو اپنا مقصد سمجھتی ہیں۔ اس کی ظاہری شان و شوکت پر مرمٹتی ہیں۔ خدارا اپنے آپکو سنبھالیں۔ جہنّم کا ایندھن نہ بنیں۔ آئیں اور دیدۂ دل وا کر کے آئیں۔ اور دیکھیں۔ ان کے پاس سچّائی ہے۔ ان کے پاس نیکی ہے۔ یہ دُنیا میں رہتے ہوئے بھی جنّت میں مکیں ہیں۔ یہی مقدس خاندان ہماری کشتی کا ناخدا ہے۔ اور اس کے دامن سے وابستگی ہی ہماری نجات کا ذریعہ ہے۔

یہ ہے خاندان نبوت کی اندرونی جھلک اور یہ ہیں میرے تاثرات جو میں نے اس پاک خاندان سے حاصل کئے۔ مجھے تو یہاں ہر طرف سادگی ہی سادگی نظر آئی۔ در و دیوار۔ بچوں کے معصوم چہرے۔ ان کے بلند و بالا اخلاق غرض مجھے تو گھر کی ہر ایک چیز میں صداقت ہی دکھائی دی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ تمام دُنیا کا نُور سمٹ کر اس چار دیواری میں آگیا ہے۔ گھر سے نکل کر میری وہی حالت ہوئی جو روشنی میں سے نکل کر اندھیرے میں جانے سے ہوتی ہے۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ بجلی کے زبردست قمقمے کی روشنی میں اتنی دیر رہی اور اب باہر آنے سے ایسا معلوم ہوا کہ یہ روشنی مجھ سے چھین لی گئی ہے۔

(نعیمہ یاسمین از قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُوسروں کا کیوں گلہ کرتی ہو

ایکدفعہ ایک عورت نے کسی دُوسری عورت کا گلہ کیا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"دیکھو یہ بہت بُری عادت ہے جو خصوصاً عورتوں میں پائی جاتی ہے۔ چونکہ مرد اور کام بہت رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کو شاذ و نادر ہی ایسا موقعہ ملتا ہے کہ وہ بے فکری سے بیٹھ کر آپس میں باتیں کریں۔ اور اگر ایسا موقع بھی ملے۔ تو انکو اور بہت سی باتیں ایسی ملجاتی ہیں جو وہ بیٹھکر کرتے ہیں۔ لیکن عورتوں کو نہ علم ہوتا ہے اور نہ کوئی ایسا کام ہوتا ہے۔ اس لئے سارا دن کا شغل سوائے گلہ اور شکایت کے کچھ نہیں ہوتا۔" (بدر ۹ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۰)

آفتاب صداقت کا مشرق سے طلوع

ظلمت کی گھٹا ٹوپ گھٹائیں چھائی ہوئی تھیں۔ کشتیٔ اخلاق بھنور میں پھنسی ہوئی تھی ارواح آب حیات کی پیاسی تھیں۔ لوگ ضلالت کے گڑھے میں گر رہے تھے۔ اپنے پیدا کرنے والے کی یاد لوگوں کے دلوں سے محو ہو چکی تھی۔ میری رُوح بھی بالکل مُردہ ہو رہی تھی۔ صرف زندگی کے آخری چند سانس اس میں باقی تھے اور چند ہی گھڑیوں کی مہمان تھی۔ کہ یکایک مَیں نے اپنی رُوح میں کچھ ہلچل محسوس کی۔ مَیں نے آسمان پر نگاہ ڈالی۔ تو مطلع صاف تھا۔ ہر طرف نُور برس رہا تھا۔ پرندے خوش الحانی سے حمد و ثناء کے گیت گا رہے تھے۔ مَیں جو کہ پہلے مضمحل نظر آتی تھی۔ مسرور نظر آنے لگی۔ اور مجھے یُوں محسوس ہونے لگا۔ کہ گویا مَیں نئی پیدائش میں آگئی ہوں۔ میری رُوح کسی چیز کی متلاشی تھی۔ مَیں نے مغرب کی طرف نظر اُٹھا کے دیکھا۔ تو سوائے یاس کے کچھ نہ پایا۔ پھر شمال کی طرف نگاہ کی تو وہ زبانِ حال سے اپنی بے کسی و بے بسی پر آٹھ آٹھ آنسو رو رہا تھا۔ پھر مشرق کی جانب بڑھی۔ اور ایک ایسے خوشگوار خطّے میں پہنچی۔ جو رشکِ فردوس بنا ہوا تھا۔ لوگ از حد مسرور نظر آتے تھے لیکن جونہی کہ آگے بڑھی۔ دیکھا کہ ایک بہت بڑا ہجوم ہے۔ اور اس ہجوم میں ایک انسان کھڑا ہے۔ وہ انسان کیا تھا۔ صبر و استقلال کی مضبوط چٹان۔ جس پر حوادثِ زمانہ اور فلک کی ستم ظریفیاں کارگر نہیں ہوتی تھیں۔ اس محبوبِ خدا کے ناک میں نکیل ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور پاؤں میں بیڑیاں تھیں۔ اتنے میں ایک عدل و انصاف کا دشمن فاخرانہ لباس پہنے ہوئے آیا۔ اور آکر اُس جوانمرد صداقت کو اُس نے کہا۔ "اگر تُو اب بھی اپنے دین سے باز آجائے تو وہی عزّت و دَولت حاصل ہوگی جو کہ پہلے تھی"۔ لیکن وہ اولوالعزم انسان یُوں گویا ہُوا کہ "اے امیر تُو اپنا کام کر بس صداقت کو ہرگز چھپا نہیں سکتا"۔ تب اس معصوم سیرت کو پتھروں سے سنگسار کیا گیا۔ اس واقعہ کو دیکھکر میرا دل دہل گیا۔ لیکن میری خواہش اور بھی بڑھ گئی۔ کہ وہ کونسی ہستی ہے جس کے لئے اس بے قصور انسان پر پتھروں کی بارش ہوئی۔ مَیں نے دُور سے مشرق کی طرف روشنی محسوس کی اور اس کی طرف بڑھنا شروع کیا۔ مَیں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اس طرف نگاہ جمائے بیٹھے ہیں۔ اور کچھ سعید روحیں مستانہ وار بڑھی چلی جا رہی ہیں۔ مَیں نے بھی اپنے آپ کو ان لوگوں میں شامل کیا۔ اور مَیں ایسا کیوں نہ کرتی جبکہ میری رُوح اس طرف کھچی چلی جا رہی تھی۔ چلنے کی ہمت نہ تھی لیکن فرشتہ رحمت نے میرا دامن سنبھالا اور آگے بڑھنے کی تلقین کی جب مَیں اس جگہ پہنچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جہاں نور کی کان تھی۔ ہاں جس نور سے دُنیا جگمگا اُٹھی تھی۔ تو مَیں نے دیکھا کہ ایک چھوٹی سی بستی میں ایک فرشتہ خصلت انسان کھڑا ہے۔ گندمی رنگ، موٹی موٹی آنکھیں، درخشندہ پیشانی، ریش مبارک کو طُور کے شعلوں سے تشبیہ دیں تو بیجا نہیں۔ سر پر سیدھے بال۔ جب وہ نظر اُٹھا کر دیکھتا تو چاند شرما جاتا۔ فردوس کی حُوریں راہ میں آنکھیں بچھاتیں۔ فرشتے قطار در قطار خدمت کے لئے حاضر ہوتے۔ جب بات کرتا تو مُنہ سے پھُول جھڑتے۔ مَیں جو کہ مجسمۂ گناہ تھی۔ اپنے گناہوں کی وجہ سے عرق عرق ہوئی جاتی تھی مگر مَیں قربان جاؤں اُس محسن پر جس نے میری ڈھارس باندھی اور مجھے فرمایا لا تقنطوا۔ یہ سُننا تھا کہ میری تمام کوفتیں دُور ہو گئیں۔

میرے ماں باپ فدا ہوں اس ہادی پر جس نے میری راہنمائی فرمائی اور مجھے حقیقی محبوب کا پتہ دیا۔

آہ وہ پیارا کتنا ہی پیارا تھا۔ اس کو اپنی صداقت پر کتنا اعتماد تھا۔ وُہ جیتا تھا تو ہماری بہتری کے لئے۔ اور جُدا ہوُا تو ہماری بہتری کے کاموں کی مصروفیت میں۔ اُس نے ہمارے مال و جان بیع کر لئے اور خود اپنے مالک حقیقی کو جا ملا۔ لیکن اپنی قوت قدسی، اپنی محبّت اور اپنے پیاروں کو دُنیا میں چھوڑ گیا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ وَعَلٰی مُطَاعِہٖ مُحَمَّدٍ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

(خاکسار مبارکہ سیالکوٹی)

محبّت

کوئی راہ نزدیک تر راہِ محبت سے نہیں
طے کریں اس راہ سے سالک ہزاروں دشتِ خار
(المسیح الموعودؑ)

محبّت، پیاری محبت۔ تیری دنیا جُدا۔ تیرا جہان الگ۔ اور تیرا عالم نرالا۔ جس اہلِ دل کو دیکھتی ہوں۔ تیرا ہی متوالا ہے۔ تُو اس سرزمین میں گیاہِ خودرَو ہے۔ زمین میں تو وہ گوہرِ گرانمایہ ہے کہ جس کی شان میں آیا ہے ؎ "یہ وہ گوہر ہے جو ملتا نہیں شاہی خزینوں میں" تیرے کانٹوں میں پھولوں کی مہک، تیری جھاڑیوں میں سبزوں کی لہک، تیری تاریکی میں نُور کی ضیاء، تیری فضاء میں شانِ کبریا، تیری جہالت پر دانشوری قربان اور تیرے ظلمتکدہ میں نُور ایمان، تیرے ہجر میں وصل کا مزہ، اور تیرے گریہ میں ہنسی کی ادا۔

محبّت! پیاری محبّت، تُو میرے دل کی مصفّا شیشی میں عطر بن کر آجا۔ تُو میری شاخ تمنّا پر پھُول بنکر مہک اور بلبل بنکر چہک۔ تُو میرے رونگٹے رونگٹے میں ایمان پر سما جا۔ اور اعمال صالحہ ہو کر عضو عضو سے ظاہر ہو۔ اے محبّت مَیں تیری نسبت سوائے اس کے کیا کہوں کہ

اے محبّت تو عجب آثار نمایاں کردی
زخم مرہم برہِ یار تو آساں کردی
ہمہ مجموعِ دو عالم تو پریشاں کردی
ہمہ عشاق تو سرگذشتہ و حیراں کردی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اے محبّت اے ناتوانوں کی توانائی۔ اور شکستہ دلوں کی مومیائی تُو میرے دل میں بھر جا۔ تا مَیں تجھ سے معمور ہو کر اکیلی وہ کام کروں۔ جن کے لئے ساری دنیا کی مجموعی قوت کی ضرورت ہوتی ہے۔ تُو میری آنکھوں میں نُور بنکر آ۔ تا اس ظلمتکدہ عالم میں تیری روشنی کے ساتھ بیخوف و خطر سیر کر سکوں۔ مَیں جانتی ہوں۔ تُو وہ گل نو بہار ہے جس کے ساتھ کئی کانٹوں کی اُلجھن ہے۔ لوگ کہتے ہیں۔ محبت قید بے زنجیر ہے۔ مگر یہ قید کیسا ہی دلپذیر ہے۔ جس پر سَو آزادیاں قُربان۔

اے محبّت! وہ تُو ہی ہے جو آدھی رات کو تہجّد کے لئے اٹھائے۔ وہ تو ہی ہے جو سارا مال خُدا کی راہ میں دلوائے۔ وہ تو ہی ہے جو وطن سے بے وطن کرائے۔ بڑے بڑے امیروں کو فقیر بنائے۔ سارا سارا دن بھُوکا پیاسا رکھوائے۔ ہاں! وہ تُو ہی ہے جس نے ابو الانبیاء سے اپنے پیارے بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے لٹوایا۔ تُو نے ہی اُسے آگ میں خوشی خوشی ڈلوایا۔ اے محبت اگر تُو نہ ہو۔ تو نماز ایک محنت، روزہ ایک مصیبت اور زکوٰۃ ایک ٹیکس ہے۔ اے محبّت! تُو ہو تو سب کچھ ہے۔ اگر تُو نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ مگر اے محبت اگر تو ہو۔ تو اسی کیلئے جسکو مخاطب کر کے کہنے والا کہہ گیا۔

سو چڑھے سُورج نہیں بے رُوئے دلبر روشنی
یہ جہاں بے وصل دلبر ہے شب تاریک و تار
اے مرے پیارے جہاں میں تُو ہی ہے اک بینظیر
جو ترے مجنوں حقیقت میں وہی ہیں ہوشیار

وہ رات کیا مبارک تھی۔ جبکہ دو بجے کے قریب آسمان ابر آلود تھا۔ اور میری کھڑکی میں سے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے آ رہے تھے۔ مَیں اپنے نفس کا مطالعہ کر رہی تھی۔ جب یہ سوال میرے دل میں پیدا ہوا۔ کہ اپنے "محبوب لم یزل" کے حضور ابھی تجھے حاضر ہونا پڑے۔ تو کیا چیز ہے جو تو پیش کر سکتی ہے۔ آہ! اس وقت کی ندامت کا پسینہ ابھی تک خشک نہیں ہوا۔ اور اس وقت تک میری رُوح کا ذرّہ ذرّہ کہہ رہا ہے۔ کچھ بھی نہیں۔ کوئی عمل نہیں۔ کوئی خوبی نہیں۔ ہاں اگر کچھ ہے۔ تو یہ محبّت۔ اس رُوح فرسا جانگداز گھڑی میں اگر کوئی چیز موجب تسلّی ہے تو یہی کہ الحمد للہ میرا دل بھی محبت سے خالی نہیں۔ اور پھر اس غم میں اگر سہارا دینے والے تھے۔ تو یہ اشعار جو اس قابل ہیں کہ بار بار پڑھے جائیں

"کوئی رہ نزدیک تر راہِ محبت سے نہیں
طے کریں اس راہ سے سالک ہزاروں دشت خار
اس کے پانے کا یہی اے دوستو اک راز ہے
کیمیا ہے جس سے ہاتھ آجائیگا زر بے شمار
ہے یہی اک آگ تا تم کو بچائے آگ سے
ہے یہی پانی کہ نکلیں جس سے صدہا آبشار
اس سے خود آ کر ملیگا تم سے وُہ یارِ ازل
اس سے تم عرفانِ حق سے پہنو گے پھُولوں کے ہار

(نصیرہ نزہت دینیات کلاس درجہ اُولیٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا چاند

جمال و حسنِ قرآں نُورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے جسکو باقی تمام الہامی کتابوں پر فضیلت حاصل ہے۔ دُنیا میں کوئی کتاب ایسی نہیں۔ جو دعوے کے ساتھ دلیل بھی پیش کرتی ہو۔ لیکن یہ پاک کتاب نہ صرف دعویٰ کرتی ہے بلکہ دلیل بھی دیتی ہے۔ چنانچہ اس کا پہلا کلمہ ہی یہ ہے کہ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ ۛ یعنی یہ کامل اور اکمل کتاب ہے۔ اور اس کے اعلیٰ اور اکمل ہونے میں کسی قسم کا شک نہیں کیا جا سکتا۔ پھر یہی نہیں کہ اس نے صرف دعویٰ کر دیا ہو۔ بلکہ دلیل بھی دی اور فرمایا۔ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ۔ اسکی دلیل یہ ہے کہ دُنیا میں جسقدر متقی لوگ ہیں یا ہونگے وہ سب کے سب اسی کتاب کو اپنا دستور العمل قرار دینگے۔ اور ان کی کوئی حرکت اس کے خلاف نہیں ہوگی۔ پھر قرآن کریم کی یہ ایک بہت بڑی خوبی ہے کہ اس میں معارف کا ایک نہ ختم ہونیوالا خزانہ ہے۔ اگر کوئی شخص قرآن کریم کی ایک آیت کو ہی لے لے۔ اور اس کے معارف بیان کرتا چلا جائے۔ تو یقیناً قیامت تک ختم نہیں ہو سکتے۔ قرآن کریم کی ایک ایک آیت معارف سے اسی طرح پُر ہے جس طرح سمندر پانی سے بھرا ہؤا ہوتا ہے۔ سیراب ہونے والے سیراب ہوتے چلے جاتے ہیں۔ مگر اس کا پانی ختم ہونے میں نہیں آتا۔ اور نہ آ سکتا ہے۔ پھر قرآن کریم اپنی فضیلت خود بیان کرتا۔ اور اپنے بالمقابل آنے والوں کو چیلنج دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ۔ اگر تم سچے ہو۔ اور خیال کرتے ہو۔ کہ یہ کتاب خدا تعالےٰ کی نازل کردہ نہیں۔ تو اس جیسی ایک آیت ہی بنا کر دکھا دو۔ قرآن کریم کو اُترے ہوئے ساڑھے تیرہ سو (۱۳۵۰) سال ہو گئے۔ لیکن آجتک سب کے سب مخالف ملکر بھی ایک آیت کی نظیر نہیں لا سکے۔ کجا یہ کہ وہ تمام قرآن کی نظیر لا سکیں۔ اس کے علاوہ قرآن کریم کی یہ کتنی بڑی خوبی ہے۔ کہ اس کا ایک ایک حرف محفوظ ہے۔ اور کیوں ایسا نہ ہوتا جبکہ خدا تعالیٰ خود فرما چکا ہے کہ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔ کہ مَیں نے ہی یہ قرآن اُتارا ہے اور مَیں ہی اسکی حفاظت کروں گا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ جس مذہب کی الہامی کتاب محفوظ نہ ہو۔ وہ مذہب بھی محفوظ نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آج اسلام کے سوا اور کوئی مذہب اپنی اصلی حالت پر قائم نہیں۔ صرف یہی ایک مذہب ہے جو خدا تعالیٰ تک پہنچانے کا یقینی اور قطعی ذریعہ ہے۔

پھر قرآن کریم کے متعلق اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا۔ اللہ تعالےٰ کی اس رسّی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ مت کرو۔ جبتک مُسلمان اس نصیحت پر قائم رہے اسلام کی شان و شوکت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیا میں ظاہر ہوتی رہی۔ لیکن جب انہوں نے قرآن شریف کی اس آیت پر عمل کرنا چھوڑ دیا۔ انہوں نے تنزل میں گرنا شروع کر دیا۔ اور اب یہ حالت ہوگئی ہے۔ کہ حقیقی اسلام کی جگہ رسم و رواج نے لے لی ہے۔ صحیح عقائد نے غلط صورت اختیار کر لی ہے۔ اور بجائے ایک جماعت ہونے کے مسلمان کئی فرقوں میں منقسم ہو گئے ہیں۔ اور آپس میں بغض و عناد کی آگ بھڑکنے لگ گئی ہے۔ خُدا تعالیٰ کا احسان ہے۔ کہ اُس نے قرآن کریم کی تعلیم کے احیاء کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا۔ چنانچہ آپ اور آپ کے خلفاء کے ذریعہ آج پھر اسلام زندہ ہو رہا ہے۔ اور ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ دنیا ایک دن یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہوگی۔ کہ قرآن کریم سے بڑھکر بنی نوع انسان کو ہدایت دینے والی اور کوئی کتاب نہیں +

(خاکسار امۃ الحفیظ دینیات کلاس درجہ اُولیٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے محسن امام کی درازئ عمر کے لئے دعاء

میری عزیز بہنو! جیساکہ آپکو معلوم ہے۔ آجکل ہمارے پیارے امام کی خلافت جوبلی منانے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ اِس سال جوبلی کی یہ تقریب عمل میں آئے گی۔ جوبلی کیلئے تین لاکھ روپیہ کی وصولی خوب شدّ و مد کے ساتھ جاری ہے۔ اور خُدا تعالیٰ کے فضل سے جماعتیں شوق سے اس نذرانہ کی رقم کی فراہمی میں مصروف ہیں جس میں علاوہ مَردوں کے عورتیں بھی حصہ لے رہی ہیں۔ یہ سب کچھ ہے۔ مگر ایک ضروری بات یہ بھی ہے۔ کہ ہم اپنے محسن امام کیلئے دَرد دل سے نیم شبی دُعائیں کریں۔ اور دشمنانِ دین کے مقابلہ میں رات کے تیروں سے کام لیں اگرچہ روپیہ جمع کرنا بھی ایک ضروری اَمر ہے۔ مگر کیا آپکو معلوم نہیں کہ جو کام دُعا سے ہوتا ہے وہ روپیہ سے ہرگز نہیں ہو سکتا ہے

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو زورِ دُعا دیکھو تو

پس ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے امام ہاں محسن امام کے لئے شب و روز دُعائیں کریں۔ حضور کے ہم عورتوں پر بہت گرانقدر احسانات ہیں۔ اور ہمارا فرض ہے کہ ہم حضور کی درازئ عمر کیلئے ہمیشہ دُعا کرتی رہیں۔ تا ہمارا خدا ہمارے مقدس امام کا مبارک سایہ ہمارے سروں پر عرصہ دراز ‹‹

‹‹ تک قائم رکھے۔ اور ہم حضور کے رُوح پرور خطبات اور زرّیں نصیحتوں اور پاک دُعاؤں سے مُدّت دراز تک مستفیض ہوتی رہیں۔ پس ہمیں چاہیئے کہ درد دل سے حضور کی درازئ عمر کے لئے بارگاہ ایزدی میں ملتجی ہوں۔ اور اس سے کہیں کہ اے ہمارے پیارے خدا تُو ہماری درد بھری دُعاؤں کو سُن اور ہمارے محسن آقا کو عمر دراز عطا فرما کر خیریت رکھ تاکہ ہم حضور کے برکات سے ایک عرصہ دراز تک بہرہ اندوز ہوتی رہیں۔ آمین اللھم آمین + (مطلوبہ خاتون کاہنور ضلع رہتک)

اسلام اور شفقت علیٰ خلق اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کمالات انسانی میں سے ایک اعلیٰ صفت شفقت علیٰ خلق اللہ ہے۔ خدا تعالیٰ کا کوئی نبی دُنیا میں ایسا نہیں گزرا جس نے اس خوبی کی اپنے زمانے میں اعلیٰ مثال نہ قائم کی ہو۔ کیونکہ انبیاءؑ کی بعثت اسی غرض کے لئے ہوتی ہے کہ وہ تعظیم لامر اللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ کی تعلیم دیں۔

یہ خوبی گو ہر نبی میں پائی جاتی ہے۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود باجود میں جس شدّت اور کمال کے ساتھ یہ جوہر مرکوز تھا۔ اس کی نظیر کسی اور نبی میں نہیں ملتی۔

رحم کی تعلیم

حضورؐ عام طور پر فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص دُوسروں پر رحم نہیں کرتا۔ خدا بھی اُس پر رحم نہیں کرتا۔

مساکین پر شفقت

ایک دفعہ فرمایا۔ "اے عائیشہؓ تو کسی مسکین کو خالی ہاتھ مت لوٹا۔ کچھ نہیں تو کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دے دے۔ اے عائیشہؓ تو مسکینوں سے محبّت رکھ اور ان کو اپنے قرب میں جگہ دے۔ تا خدا بھی تجھے قیامت کے دن اپنے قرب میں جگہ دے۔

یتامیٰ پر شفقت

وہ بچّے جن کے والدین خورد سالی میں ہمیشہ کے لئے اُن سے جُدا ہو جاتے ہیں۔ جنکو رشتہ دار بھی بوجھ سمجھکر اپنے پاس جگہ نہیں دیتے اُن کے متعلق خدا تعالےٰ کے اس رحیم نبیؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے محض خُدا کے لئے یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ تو جس قدر بال اس کے ہاتھ کے نیچے آئیں گے۔ اتنی ہی نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جائیں گی۔

صنفِ نازک پر شفقت

ایک جنگ کے موقع پر حضورؐ نے ایک مقتول عورت کو دیکھا۔ تو آپؐ کا دل بھر آیا۔ اور آپؐ نے ہمیشہ کے لئے دشمنوں کی عورتوں کو قتل کرنے سے منع فرما دیا۔ پھر تمام مردوں کو ارشاد فرمایا۔ کہ:- خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ یعنی تم میں سے سب سے اچھّا وہی سمجھا جائیگا جو اپنے اہل کیساتھ نیک سلوک کرے۔ اسی طرح فرمایا۔ مجھے دنیا کی چیزوں میں سے صرف تین چیزیں زیادہ مرغوب ہیں۔ یعنی عورت، خوشبو، اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک تو نماز میں ہے۔

چوپاؤں پر شفقت

حضورؐ نے چوپاؤں پر شفقت کا بھی حکم دیا چنانچہ فرمایا۔ کہ ایک عورت کو محض اس لئے جہنّم میں ڈالا گیا کہ اُس نے ایک بلّی کو کمرے میں بند رکھا تھا یہانتک کہ وہ بھُوک کے مارے مرگئی۔

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے کسی راستہ میں سے گزر رہے تھے کہ آپ ایک اُونٹ کے پاس سے گزرے۔ جب اُس اُونٹ نے حضور علیہ السلام کو دیکھا۔ تو بلبلاتے ہُوئے حضورؐ کے قدموں پر سر رکھدیا۔ اور زبان حال سے اپنی طاقت سے زیادہ مشقّت لئے جانے پر گریہ وزاری کی۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس اُونٹ کے مالک کو بُلایا۔ اور اُسے تنبیہ کی کہ اس سے اس کی طاقت سے زیادہ مشقّت کا کام مت لو۔ اور خدا تعالیٰ کا خوف کرو +

(عابدہ خاتون دینیات درجہ ثانیہ)

گذشتہ معمے کا حل

۱۵ فروری کے مصباح میں جو پہلا اور تیسرا معمّہ حل طلب تھا۔ ان میں سے پہلے کا جواب "عبداللہ سنوری" ہے۔ اور دوسرے کا جواب ۱۴۳ دن۔ جن بہنوں نے ان کو حل کیا ہے۔ ان کے نام یہ ہیں۔ امتہ السلام صاحبہ امتہ اللطیف صاحبہ۔ سیدہ بیگم صاحبہ۔ امتہ الرشید صاحبہ درجہ ثانیہ۔ طیبہ صدیقہ صاحبہ۔ امتہ اللہ صاحبہ درجہ ثانیہ۔ امتہ اللہ صاحبہ درجہ ثانیہ امتہ المجید صاحبہ صاحبزادی امتہ الرشید صاحبہ مسز محمد اسحٰق صاحبہ پشاور۔ خالدہ بیگم صاحبہ لاہور۔ بیگم صاحبہ چوہدری سردار احمد صاحب گجرانوالہ۔ سکینہ طاہرہ صاحبہ آمنہ بیگم صاحبہ پشاور۔ زبیدہ بیگم صاحبہ۔ مبارکہ قمر صاحبہ۔ قانتہ صاحبہ۔ سارہ بیگم صاحبہ۔ محمودہ ثروت صاحبہ امتہ الحفیظ صاحبہ بقاپوری سندھ۔ سعیدہ نسیم اختر صاحبہ کوٹ۔ انعام بذریعہ قرعہ اندازی۔۔۔ امتہ اللطیف صاحبہ کے نام نکلا ہے۔ اور ان کا انعام ان کو دے دیا گیا ہے + (نصیرہ نزہت ایڈیٹر)

رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے اہم ارشادات

اطاعتِ شوہر کی تلقین

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو عورتیں بات بات میں مَردوں کی نافرمانی کرتی ہیں۔ اور ان کی اجازت کے بغیر ان کا مال خرچ کردیتی ہیں۔ اور ناراض ہونے کی حالت میں بہت کچھ بُرا بھلا کہہ دیتی ہیں۔ ایسی عورتیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک لعنتی ہیں۔ ان کا نماز، روزہ اور کوئی عمل منظور نہیں۔ اور کوئی عورت نیک نہیں ہوسکتی جبتک کہ پُوری پُوری خاوند کی فرمانبرداری نہ کرے۔ اور دِلی محبّت سے اس کی تعظیم نہ بجالائے۔ اور پسِ پشت بھی اُس کے لئے اس کی خیرخواہ نہ ہو۔ نیز فرمایا۔ کہ اگر غیر اللہ کو سجدہ کرنا جائز ہوتا۔ تو مَیں حکم دیتا۔ کہ عورتیں اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں۔ اگر کوئی عورت اپنے خاوند کے حق میں کچھ بد زبانی کرتی ہے یا اہانت کی نظر سے اُس کو دیکھتی ہے اور حکم ربّانی سُنکر بھی باز نہیں آتی تو خدا اور رسول اس سے ناراض ہیں +

صِلہ رحمی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے میری اُمّت کے لوگو! جو کوئی تم میں سے یہ خواہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رکھتا ہے کہ اس کی عمر زیادہ ہو۔ اور اسکے مال میں فراخی ہو۔ تو اُسے چاہیئے کہ وہ صلہ رحمی کرے ✤

جنتی اور دوزخی کون ہے

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک قبرستان کے پاس سے گزر رہے تھے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک قبر پر نظر ڈالتے ہوئے فرمایا۔ "یہ کیا ہی اچھا آدمی تھا"۔ اسپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "واجب ہو گئی"۔ پھر دُوسری قبر پر سے جب گزرے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ "یہ کوئی اچھا آدمی نہ تھا"۔ اس پر پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "واجب ہو گئی"۔ اسپر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسُول اللہ کیا چیز واجب ہو گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص کی تم نے تعریف کی۔ اُس کے لئے جنّت واجب ہو گئی۔ اور جس کی تم نے بُرائی بیان کی۔ اُس کے لئے دوزخ واجب ہو گئی اور ساتھ ہی فرمایا۔ کہ تم لوگ دُنیا میں بطور گواہ ہو ✤

ہمیشہ کم درجہ لوگوں کی طرف نگاہ رکھو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے میری اُمّت کے لوگو! نظر ڈالو تم ان لوگوں کی طرف جو تم سے ادنیٰ درجے پر ہیں۔ اور ہرگز نظر نہ ڈالو ان کی طرف جو تم سے اونچے مرتبہ پر ہیں۔ اگر تم اس کی خلاف ورزی کرو گے۔ تو خدا تعالیٰ کی ان نعمتوں کی ناشکری کرنے لگ جاؤ گے۔ جو اس نے تم پر کی ہیں ✤

مجلسی آداب

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی آدمی کو نہیں چاہیئے کہ مجلس میں دوسرے کو اُٹھا کر اس کی جگہ بیٹھ جائے۔ ہاں فراخ ہو جاؤ۔ اور کھُل کر بیٹھو ✤

دائیں طرف سے ہر کام شروع کرو

حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی تم میں سے جوتا پہنے تو دہنی جانب سے پہنے۔ اسی طرح جب کوئی اور کام کرو تو کوشش کرو کہ اسے دائیں طرف سے ہی شروع کیا جائے ✤

(امۃ الرشید بنت چوہدری فیض احمد صاحب دینیات درجہ ثانیہ)

حسد کی ممانعت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ؐ نے فرمایا۔ آپس میں حسد نہ کرو اور نہ بغض کرو اور ایک دُوسرے کی غیبت بھی نہ کرو۔ اور اے اللہ کے بندو تم آپس میں بھائی بھائی بنجاؤ۔ مُسلمان مُسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اسپر ظلم کرے نہ اسکو خوار کرے۔ نہ اُس سے جھوٹ کہے! اور نہ اسکو حقیر سمجھے پھر آپؐ نے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا۔ تقویٰ یہاں ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخلاق فاضلہ کی اہمیت

حضرت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اچھے اخلاق سے زیادہ کوئی چیز میزان میں وزنی نہیں۔

مضبوط جسم مومن کمزور سے بہتر ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کے نزدیک قوی مومن ضعیف مومن سے بہتر اور محبوب ہے۔

ذِکر الٰہی کا فائدہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کسی مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو۔ تو ملائکہ اس مجلس کا احاطہ کر لیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی نیکی کا ذکر ملاء اعلیٰ میں کرتا ہے۔

(امۃ الرشید زہرہ۔ دینیات درجہ ثانیہ)

موت کی ضرورت

"لڑکی ماں باپ کو بہت پیاری ہوتی ہے۔ مگر اپنے ہاتھوں اُسے رخصت کرنا پڑتا ہے۔ اسلئے کہ اسمیں بعض ایسے جوہر ہیں۔ جو سوائے انتقال کے ظاہر نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح مَرنا بھی ناگزیر ہے۔ تاکہ دوسرے جہاں میں انسان بعض نعمتوں سے متمتع ہو یا بدیوں سے پاک ہو" (از حضرت مسیح موعودؑ تشحیذ الاذہان جنوری ۱۳ء)

مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ

انسانی پیدائش کا واحد مقصد

دُنیا میں چونکہ کوئی چیز ایسی نہیں جس کی کوئی غرض وغایت نہ ہو۔ اور ہر ایک چیز کسی خاص غرض وغایت کے ماتحت پیدا کی گئی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ سب سے پہلے ہم اپنے مقصد حیات پر غور کریں۔ اور سوچیں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں کیوں پیدا کیا ہے۔

دُنیا میں مختلف لوگ اپنی کوتہ فہمی اور نادانی سے مختلف مقاصد اپنی زندگی کے لئے ٹھہراتے ہیں۔ لیکن قرآن کریم انسانی پیدائش کا مقصد یہ قرار دیتا ہے۔ کہ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ یعنی میں نے بڑوں اور چھوٹوں کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے۔ کہ وہ میری صفات کو اپنے اندر پیدا کریں۔ پس پیدائش انسانی کا مُدعا یہی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی پرستش کی جائے۔ خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کی جائے۔ اور اس کے عشق میں فنا ہو کر بقا کا مرتبہ حاصل کیا جائے۔ جیسا کہ ایک دُوسری جگہ بھی فرماتا ہے۔ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ یعنی وہ دین جس میں خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوتی اور اس کی پرستش کا حق ادا ہوتا ہے۔ وہ اسلام ہی ہے۔ اسی طرح فرمایا۔ فطرة الله التى فطر الناس عليها۔ کہ اسلام انسان کی فطرت میں رکھا گیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے چاہا ہے۔ کہ وہ اپنے تمام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قویٰ کے ساتھ اس کی پرستش اور اطاعت و محبت میں لگ جائے۔ کیونکہ انسان تبھی انسان کہلانیکا مستحق ہے۔ جب اس کا خدا سے تعلق ہو۔ جو لوگ اس مقصد حیات کو سمجھتے ہیں۔ وہ باوجود دنیا کے ہزاروں مشاغل میں مشغول ہونے کے اپنی سچی خوشحالی کسی دنیوی شغل میں نہیں پاتے بلکہ چاہتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ میں ایسے محو ہو جائیں کہ ہمارا جو کچھ ہے سب خدا کا ہو جائے۔

جب انسانی زندگی کا یہ مقصد ہے۔ تو آؤ ہم بھی باوجود دنیا کے اور ہزاروں مشاغل اختیار کرنے کے اپنی سچی خوشحالی کسی اور چیز میں نہ پائیں اور اپنے مقصد حیات کو سمجھتی ہوئی۔ فانی چیزوں سے منہ موڑ کر اپنے حقیقی معبود کی آواز پر لبیک کہتی ہوئی اس کی طرف جھکیں۔ تا ہمیں بھی وہ حقیقی مسرت اور صحیح معرفت حاصل ہو۔ جس کے تمام متلاشی ہیں۔ اور تا ہم بھی اس کے جلال کا مظہر بن سکیں۔ جبتک ہم اپنے مقصد کو پورا نہ کر لیں۔ اس وقت تک ہم ہرگز کامیاب کہلانے کی مستحق نہیں ہو سکتیں۔ دنیوی ترقیات ایک مشغلہ سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتیں۔ زندگی وہی ہے۔ جو نہ ختم ہونیوالی ہے۔ راحت وہی ہے۔ جو نہ مٹنے والی ہے اور علم وہی ہے۔ جو ہمیشہ بڑھنے والا ہے۔ پس ابدی زندگی اور دائمی راحت کیطرف توجہ کرو۔ تا دونوں جہانوں کا آرام اور سکھ حاصل ہو جب کوئی شخص اپنے اس مقصد حیات کو سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے قرب میں بڑھتا چلا جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اسپر اپنی رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے۔ اور اس کی دعاؤں کو خارق عادت طور پر قبول فرماتا ہے۔ پس آؤ ہم قرآن شریف کی اس آیت کے مطابق کہ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ۔ ہمیشہ اپنی زندگی بسر کرنے کا عہد کریں۔ تا خدا تعالیٰ کی خوشنودی ہمیں حاصل ہو۔ اور اس کی رحمت ہمیں اپنی آغوش میں لے لے۔ اور اس کے فضلوں کی چادر ہم سب کو اپنے اندر لپیٹ لے۔

(ممتاز اختر دینیات کلاس درجہ ثالثہ)

بکھرے ہوئے موتی

(۱) معصومیت مسرت کی بنیاد ہے۔

(۲) مسکراہٹ اظہار تشکر کا ایک لطیف ذریعہ ہے۔

(۳) انسان کے خصائل کا عکس اسکے قلم کی جنبش میں پنہاں ہے۔

(۴) خاموشی بزرگی میں اضافہ کرتی ہے۔

(۵) ناکامی کامیابی کی قدر کو دوبالا کرتی ہے۔

(۶) شکر گذاری شرافت کی جان ہے۔

(۷) عملی جنت خیالی جنت سے بہتر ہے۔

(۸) بدگمانی غلط فہمی کی ماں ہے۔

(۹) وقعت محبت سے پیدا ہوتی ہے۔

(۱۰) عزم استقلال کی کنجی ہے۔

(۱۱) ایک گناہ سو گناہوں کی جڑ ہے۔

(نصیرہ نزہت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ

(از بیگم صاحبہ جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد دکن)

اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ نَفْسَہُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ ؕ یعنی بعض لوگ ایسے ہیں جو اپنی جان و مال کو خدا کی رضاجوئی کی خاطر بیچ ڈالتے ہیں۔ جیساکہ ہمارے پیارے نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہؓ اپنی جان و مال کو خدا کی راہ میں بیچ ڈالتے تھے۔ یہ بیع ایسی ہی ہے۔ جیساکہ ہم اپنا مکان بعض دفعہ کسی ضرورت پر کسی دوسرے کے پاس رہن رکھتے ہیں۔ مگر وہ مکان دوسرے کو دینے سے پہلے ہم یہ بھی دیکھ لیتے ہیں۔ کہ وہ آدمی امین ہے یا نہیں۔ اگر وہ امانتدار ہو۔ تو ہمارے دل کو اطمینان ہو جاتا ہے۔ اور ہم کچھ عرصہ کیلئے مکان اس کے حوالے کر دیتے ہیں۔ پھر جب مقررہ میعاد گذر جاتی ہے۔ تو ہم اس کا پیسہ دے کر اپنا مکان واپس لے لیتے ہیں۔ اور وہ آدمی بھی خوشی کیساتھ ہمیں مکان دے دیتا ہے۔ یہ نہیں کہتا کہ اتنے عرصہ تک جب یہ مکان میرے پاس رہا ہے تو میں اب تم کو کیسے دوں۔ اسی طرح جب خدا تعالیٰ نے ہم کو سب کچھ دیا ہے۔ یعنی اولاد دی مال دیا گھر دیا اور اسی طرح اور بہت سی چیزیں دیں۔ تو درحقیقت یہ سب اُس کی امانت ہیں۔ مگر جب وہ اپنی امانت میں سے کوئی ایک چیز لے لیتا ہے۔ مثلاً فرض کرو۔ کبھی ہمارے مال میں یا تجارت میں نقصان ہو جاتا ہے۔ تو ہم گھبرا جاتے ہیں۔ اسی طرح بعض وقت اولاد کو لے لیتا ہے۔ تو ہم بے صبری دکھانے لگ جاتے ہیں۔ حالانکہ ہمیں یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ یہ تمام چیزیں خدا کی امانت ہیں۔ اور ہمارا فرض ہے۔ کہ جب ان میں سے کوئی چیز وہ واپس لے لے۔ تو ہم شرح صدر کے ساتھ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؕ کہیں۔ مگر بہت لوگ ایسے ہیں۔ جو اسلامی صبر کے خلاف حرکات کرتے ہیں۔ ایسا کرنے والوں سے خدا تعالیٰ سخت ناراض ہوتا ہے۔ کیونکہ اُس نے امانت کی واپسی میں حقِ امانت کو مدِ نظر نہیں رکھا۔ ایسا ہی کبھی اور تکلیفیں آتی ہیں۔ ایسے تمام مواقع پر ہمیں صبر کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ میں صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوں۔ اب دیکھیئے جب خدا تعالیٰ جو شہنشاہوں کا شہنشاہ ہے کہتا ہے کہ میں صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوں۔ تو ہمیں کیا فکر ہو سکتی ہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ ہم نے کسی نواب کے مکان پر جانا تھا۔ ان کا مکان ہمارے ڈرائیور کو ٹھیک معلوم نہیں تھا۔ ہم اس کی تلاش میں جا رہے تھے۔ کہ وہاں سے ایک لڑکا گذرا۔ ہم نے اس لڑکے سے کہا کہ فلاں نواب کا مکان کہاں ہے۔ اس لڑکے نے کہا کہ آگے چلے جاؤ۔ پھر ہم اور آگے گئے۔ تو مکان کا پتہ پھر بھی نہ لگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ہمیں سخت پریشانی ہوئی۔ اسپر پھر ایک دوسرا لڑکا ملا۔ اور اس سے دریافت کیا۔ تو اس نے کہا کہ اگلی سڑک پر جاؤ۔ ہم نے اس لڑکے کو کہا کہ اچھا ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ۔ اور ہمیں گھر کا پتہ بتا دو۔ جب وہ بیٹھا۔ تو اس کے بیٹھ جانے سے ہمارے دل کو اس قدر اطمینان ہوگیا۔ کہ ہم نے سمجھ لیا۔ اب ضرور مکان پر پہنچ جائیں گے۔ چنانچہ خدا کے فضل سے مکان پر پہنچ گئے۔ تو دیکھئے اس دنیا میں صرف ایک لڑکے کی معیت سے کس قدر اطمینان ہوا۔ پھر اگر خدا کسی کے ساتھ ہو۔ تو اسے کیا خطرہ ہوسکتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَ اللّٰہُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَاد۔ یعنی مَیں بندوں پر شفقت کرنے والا ہوں۔ اب بتاؤ شفقت کرنے والے خدا کی محبت اگر انسان کو حاصل ہو۔ تو وہ کب دنیوی مصیبتوں سے خائف ہوسکتا ہے۔ دنیا میں جب کسی شخص کا مال چوری چلا جاتا ہے۔ تو اُسے کتنا افسوس ہوتا ہے۔ لیکن جب اُسے کوئی دوست کہہ دے کہ مَیں تمہاری مدد کروں گا۔ تو اسکو ایک قسم کا اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔ پھر جب خدا تعالیٰ اپنے بندوں سے کہتا ہے کہ مَیں تم پر شفقت کرنیوالا ہوں۔ تو بندوں کا مصائب سے گھبرانا بے معنی بات ہے۔ ہاں اسقدر ضروری ہے کہ ہر شخص کو اللہ تعالےٰ کی ان باتوں پر یقین ہونا چاہیئے ورنہ اُسے کبھی اطمینان نصیب نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب بہنوں کو اپنی راہ پر چلنے اور نیک کام کرنے کی توفیق عطا کرے۔

بڑوں کا ادب کرو
اور
چھوٹوں پر رحم

ہمارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بنی نوع انسان کو خدا کا مقرب بنانے میں راہنمائے اعظم ہیں۔ آپؐ نے دُنیا کی تمام الجھنوں کو حل کر دیا۔ اور تمام مشکلات کا علاج پیش فرمایا۔ آپؐ نے انسانوں کے درمیان وہ منصفانہ فیصلہ فرمایا ہے کہ کوئی وجہ شکایت باقی نہیں رہی آپ نے مخلوق کے باہمی حقوق کو کھول کھول کر بیان فرما دیا ہے۔ ماں باپ کے حقوق، بہن بھائیوں کے حقوق، میاں بیوی کے حقوق، بچے بچیوں کے حقوق، ہمسائیوں کے حقوق، بادشاہ اور رعایا کے حقوق۔ غرض انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کے لئے آپؐ کی شریعت مطہرہ نور ہدایت ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایسے زمانہ میں پرورش پائی جو سراسر تاریکی کا زمانہ تھا۔ جس میں جور و استبداد کا غلبہ تھا۔ آپؐ کو شروع سے ہی تکالیف سے دوچار ہونا پڑا۔ آپؐ ابھی ننھے بچے ہی تھے۔ کہ ماں باپ کا سایہ اُٹھ گیا۔ ان مخالف حالات میں آپؐ کی تربیت ہوئی۔ مگر آپ کے اخلاق اس قدر اعلیٰ تھے۔ کہ آپؐ نے اپنے حسن سلوک سے سب کو گرویدہ کر لیا۔ آپؐ کے متعلق آپؐ کی ایک لونڈی کا بیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ کہ جب آپؐ کے چچازاد بھائی بہن اپنی ماں سے کھانے کے واسطے کوئی چیز مانگتے یا آپس میں لڑتے جھگڑتے۔ تو آپؐ کبھی کسی لڑائی میں شریک نہ ہوتے۔ بلکہ خاموشی سے ایک طرف کھڑے رہتے۔ اور جب آپؐ کو کوئی چیز دیتا۔ تو لے لیتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہمیشہ یہ دستور العمل تھا۔ کہ اپنے غلاموں اور خادموں کو نہایت محبّت اور پیار کے ساتھ رکھتے تھے۔ زید بن حارثؓ کا بجائے اپنے باپ کے ساتھ رہنے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت کو ترجیح دینا اسی بات کا نتیجہ تھا۔ ایک دفعہ مکّہ میں سخت قحط پڑا۔ آپؐ کے خاندان کی مالی حالت بھی کوئی خاص اچھی نہ تھی۔ لیکن آپؐ نے سوچا۔ کہ اس موقعہ پر خاندان کے افراد کی ہمدردی ضرور کرنی چاہیئے۔ چنانچہ آپؐ اپنے چچا ابو طالبؓ کے پاس گئے۔ اور فرمایا۔ کہ اے چچا یہ وقت آپ پر تنگی و مفلسی کا ہے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ اس موقعہ پر میں بھی آپ کی کچھ مدد کروں۔ میرا منشاء ہے۔ کہ اپنے بیٹوں میں سے ایک بیٹے کی پرورش آپ میرے ذمّہ لگا دیں۔ آپ بھی سہولت سے رہینگے اور میں بھی۔ میرا آرام آپکے آرام میں مضمر ہے۔ آپکے دُکھ سے مجھے دُکھ ہوتا ہے۔ اور آپکی خوشی سے خوشی۔ اس طرح آپؐ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لے گئے۔ جو باقی تمام عمر آپؐ کے ساتھ ہی رہے۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی خادموں سے ہمیشہ محبّت و شفقت سے پیش آتے۔ چنانچہ بزرگان سلسلہ روایت کرتے ہیں۔ کہ آپؑ اپنے خدام کا نام ہمیشہ احترام سے لیتے۔ خواہ وہ سامنے موجود ہوتے یا نہ ہوتے کئی دفعہ ایسا ہوُا۔ کہ آپؑ حضرت ام المومنین سے گفتگو کر رہے ہیں اور دَوران گفتگو میں کسی خادم کا نام زبان پر آگیا۔ تو آپؑ نے اس کا نام بڑے ادب سے لیا۔ جیسے سامنے لیا جاتا ہے۔ کبھی نُوکر کے کسی کو مخاطب نہیں کیا۔ احادیث سے بھی ثابت ہے۔ کہ مسلمانوں کو باہم محبّت اور شفقت سے رہنا چاہیئے چُنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص ہم میں سے چھوٹوں پر رحم نہ کرے۔ اور بڑوں کا حق نہ پہچانے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ بڑوں کا ادب اور چھوٹوں پر رحم اسلام کا ایک ضروری حکم ہے۔ اور احمدی بچیوں کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ اس حکم پر عمل پیرا ہوں۔ پس جو احمدی لڑکی اپنے بھائی بہنوں سے بڑی ہے۔ اس کا فرض ہے کہ وہ چھوٹے بھائی بہنوں سے اچھا سلوک کرے اور جو بہن چھوٹی ہے۔ اس کو چاہیئے۔ کہ بڑے بہن بھائیوں کا ادب کرے۔ نہ صرف بڑے بھائی بہنوں کا بلکہ ہر ایک بڑے کا احترام کرنا چاہیئے۔ اور ہر ایک سے شفقت اور محبت کے ساتھ پیش آنا چاہیئے۔ انسانی زندگی سخت ناپائیدار ہے۔ اور یہ حقیقت مسلمہ ہے۔ کہ انسان کو دُنیا میں صرف چند دن کی زندگی نصیب ہوئی ہے انسان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب مر جاتا ہے۔ تو صرف اس کی باتیں یاد رہ جاتی ہیں۔ اس لئے احمدی بچیوں کا یہ فرض اولین ہے۔ کہ وہ اپنے آقا۔ فخر موجودات حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ارشاد مبارک کے مطابق اپنی تمام کوششوں کو صرف کر کے خدا تعالیٰ کے حضور سُرخرو ہوں۔ ایک حدیث میں آتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی باپ کی خوشنودی میں مضمر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں پوشیدہ۔ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ اُس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔ پس ہمارا طرز عمل ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ کہ سب لوگ ہم سے خوش ہوں۔ اور ہم سب سے خوش ہوں۔ اللہ تعالےٰ سے دُعا ہے۔ کہ وہ ہمیں ایسے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ کہ ہمیں دیکھنے والے دُعائیں دیں۔ ہماری باتیں سُننے والے ہم سے خوش ہوں۔ اور ہماری زندگیاں صرف اسلام کیلئے ہوں۔ ہمارا نام بھی احمدی ہو۔ اور ہمارے کام بھی احمدیت کے قالب میں ڈھلے ہوئے ہوں۔ اور ہمارے باہمی تعلقات اسلامی تعلیم کے مطابق ہوں۔

(خاکسار امۃ اللہ دینیات کلاس درجہ اولیٰ)

دو تین صدیوں کے بعد کیا ہوگا

حضرت مسیح موعودؑ نے ایک دفعہ فرمایا کہ "اگر کوئی مر کر واپس آسکتا تو وہ دو تین صدیوں کے بعد دیکھ لیتا کہ ساری دُنیا احمدی قوم سے اس طرح پُر ہے۔ جس طرح سمندر قطرات سے پُر ہوتا ہے۔"

(تشحیذ الاذہان جنوری ۱۹۱۳ء)

اپنی لڑکیوں کو ہمیشہ دینی تعلیم دلاؤ

(۱)

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا۔ یعنی ہم نے انسان کو فطرت اسلامیہ پر پیدا کیا ہے۔ آگے اس کے والدین کی مرضی ہے۔ خواہ اُسے مُسلمان رکھیں۔ خواہ ہندو، عیسائی اور سکھ بنائیں اور انسان کی طبیعت پر سب سے زیادہ اثر بچپن میں ہی پڑتا ہے۔ پس والدین کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی لڑکیوں کو بچپن سے ہی دینی تعلیم دلائیں۔ تاکہ وہ اپنے مذہب کے متعلق خوب واقفیت حاصل کر کے تمام عمر بد اثرات سے محفوظ رہ سکیں۔

(۲)

نپولین لکھتا ہے۔ کہ تم مجھے ایک اعلےٰ تعلیم یافتہ ماں دیدو۔ تو میں تمہیں ایک اعلیٰ قوم دیدونگا۔ اس قول کی سچائی میں کس کو کلام ہو سکتا ہے۔ اگر ہماری احمدی بہنیں تعلیم یافتہ نہیں ہونگی تو آئندہ نسلیں محض جاہل مطلق رہیں گی۔ لیکن اگر وہ تعلیم یافتہ ہوں گی۔ تو آئندہ نسلیں ملک و قوم کا بہترین بازو ثابت ہو سکتی ہیں۔ مگر ضروری ہے۔ کہ تعلیم میں دینی عنصر کو غالب رکھا جائے۔ تاکہ آئندہ نسلیں دینی رنگ میں رنگین ہوں اور وہ مغربیت کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقابلہ کر سکیں۔ پھر غور کرو۔ ہماری جماعت کا سب سے اہم فرض تبلیغ ہے۔ لیکن اگر لڑکیاں دینی تعلیم نہ رکھتی ہوں۔ اور کوئی غیر احمدی عورت ان سے کوئی مسئلہ پوچھ بیٹھے۔ اور وہ آگے سے اسے کوئی جواب نہ دے سکیں۔ تو وہ کیا کہیگی۔ کہ کیا ہی احمدی لڑکیاں ہیں۔ جو اپنے مذہب کی تعلیم سے بھی واقف نہیں۔ اور کیا اس وقت محض ہماری وجہ سے احمدیت پر بدنما دھبہ نہیں لگیگا۔ پس ضروری ہے۔ کہ ہر ایک لڑکی اپنے دل میں یہ عہد کرلے۔ کہ میں نے صرف دین کی ہی خدمت کرنی ہے۔ خواہ تکلیف ہو یا راحت اور میں اسی تعلیمی لائن کو اختیار کرونگی۔ جو مجھے دین کے راستہ پر زیادہ سے زیادہ گامزن کرتی چلی جائے۔

(۳)

عورت اپنے کنبہ کے بہت سے افراد پر کافی اثر ڈال سکتی ہے۔ اگر ہماری احمدی بہنیں دینی تعلیم سے ناواقف ہونگی۔ تو وہ اپنے بہن بھائیوں یا کسی اور عزیز پر بھی ایسا اثر نہیں ڈال سکیں گی۔ جو انہیں احمدیت کی طرف کھینچ سکے۔ لیکن اگر احمدی بہنیں دینی مسائل سے اچھی طرح واقف ہوں گی۔ تو اُٹھتے بیٹھتے وہ اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو تبلیغ کرتی رہینگی۔ اور اس طرح احمدیت وسیع سے وسیع تر ہوتی جائے گی۔

پھر اگر ہم لڑکیاں دینی مسائل سے واقف ہو جائینگی تو خود بہت سے گناہوں اور کوتاہیوں سے بچ جائینگی۔ پس ضروری ہے کہ ہماری جماعت کے تمام احباب اپنی لڑکیوں کو دینیات کی تعلیم دلائیں تاکہ احمدی عورتیں بھی دنیا میں ایک شاندار روحانی انقلاب پیدا کرسکیں۔

(آمنہ بیگم بنت ڈاکٹر غلام علی صاحب مرحوم۔ دینیات کلاس درجہ اولیٰ)

الوداعی دعوت

۲۶ فروری نصرت گرلز سکول کی طالبات نے جماعت دہم اور دینیات کلاس کے درجہ ثالثہ کو الوداعی دعوت دی۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی شمولیت فرمائی۔ اس موقعہ پر جماعت دہم اور درجہ ثالثہ کو جو ایڈریس پیش کیا گیا۔ وہ معہ جواب درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

ایڈریس

معزز بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ:-

طالبات درجہ ثالثہ وجماعت دہم! ادارۂ تعلیم بنات سے فارغ التحصیل ہونے کے الوداعی موقعہ پر ہم آپ کی خدمت میں جذباتِ خلوص ومحبت کا ہدیہ پیش کرتی ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کا حامی ہو۔ آپکی کوششوں کو بارآور کرے۔ اور دین ودنیا کی ہر منزل میں ترقیات عطاء کرے۔

محترمہ طالبات درجہ ثالثہ! اگرچہ ہم آپ کی جُدائی پر طبعاً محزون وملول ہیں۔ کیونکہ ہمیں ایک طویل مدت آپ کے ساتھ ایک ہی مکتب میں حصولِ تعلیم کی خاطر گذارنے کا موقع ملا۔ اور اس لمبے عرصہ نے بے لاگ مؤانست کے جو گہرے نقوش ہمارے دلوں پر قائم کئے ہیں۔ ان کے بعد آپ سے علیحدگی یقیناً غم انگیز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ لیکن ہمیں اس امر پر بھی بے حد مسرت ہے کہ آپ سیدنا و مطاعنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ایک نہایت ہی بابرکت اور نیک خواہش کے پایۂ تکمیل تک پہنچنے کا پہلا ثمر ہیں۔

اخواتِ محترمہ! دُنیا دہریت و لامذہبیت کے جس ہولناک و تاریک دور سے گذر رہی ہے۔ وہ محتاجِ بیان نہیں۔ آج جماعتِ احمدیہ کے سوا کوئی گروہ حقیقتاً خُدا کا نام لیوا نظر نہیں آتا۔ جماعتِ احمدیہ وہ موعود سلسلہ ہے۔ جو ربّانی نوشتہ کے ماتحت احیائے اسلام اور قیام شریعت مصطفویؐ کی خاطر مرسل یزدانی سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قائم فرمایا۔ جماعت احمدیہ کے مقاصد نہایت بلند ہیں۔ اور ان کا حصول ایک عزم آہنی عظیم الشان جدّ وجہد اور اَن تھک کوششوں کا متقاضی ہے۔ لیکن قومیں تو فرقۂ اناث کی ترقی کے ساتھ ہی بڑھتی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدی خواتین میں علومِ دینیہ کے راسخ کرنے اور مذہبی واقفیت کی وسعت دینے کے لئے ان کلاسوں کا افتتاح فرمایا۔ آپ بہنوں نے حضور کی سکیم کو عملی جامہ پہنانے میں سبقت کی سعادت حاصل کی۔ اب آپ کامیابی کے ساتھ رخصت ہو رہی ہیں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ کی آنیوالی زندگی میں آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آپ احمدیت کی تابندہ گوہر بنیں اور مقاصدِ قیامِ احمدیت کے حصُول کی جنگ میں عملی طور پر شریک ہو کر مفید وجود ثابت ہوں۔ آمین ثم آمین۔

مکرمہ طالباتِ جماعت دہم! آپ بھی اپنی تعلیم کا ایک اہم زینہ طے کر کے نئی منزل میں قدم رکھ رہی ہیں۔ آپ کے ساتھ ہمیں جو وقت گذارنے کا موقعہ ملا ہے۔ وہ فراموش ہونے کے قابل نہیں ہم آپکو یقین دلاتی ہیں کہ اس کے اثرات نہایت خوشگوار ہیں۔ ہم خدا تعالیٰ سے ملتجی ہیں کہ وہ آپ سب کو کامیابی کا منہ دکھائے۔ اور آپکی تعلیمی کوششوں کو ثمرور کرے۔ اور نہ صرف اس امتحان میں بلکہ دینی اور دنیوی ہر امتحان میں مظفر و منصور کرے۔

معزز بہنو! یہ درسگاہ اس عہد کی یادگار ہے جس میں انسانی حیات کی تعمیر ہوتی ہے۔ اور ہم یقین رکھتی ہیں کہ یہ مدرسہ آپکی زندگیوں کا صحیح رُخ بنانے میں حصّہ رکھتا ہوگا۔ پس ہم آپکو الوداع کہتے ہُوئے مدرسہ بنات کے حقوق کو یاد دلاتی ہُوئی آپ سے مستدعی ہیں کہ آپ از راہِ نوازش اس درسگاہ کو جہاں سے آپ نے ایک طویل عرصہ اکتسابِ علم کیا ہے۔ ہمیشہ یاد رکھیں اور فارغ التحصیل ہونے کے بعد بھی مدرسہ کے ساتھ اپنی دلچسپی کو قائم رکھیں۔ جہاں آپ اپنی زندگی میں دُوسری خوشیاں اور ترقیات حاصل کریں۔ وہاں اس سکول کی بہبودی بھی آپ کے مدّنظر رہے۔ اُمید ہے کہ آپ اس تعلق کو اُستوار کرتی ہُوئی۔ ہر ممکن موقع پر اس کی بہتری اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مفاد کے لئے کوشاں رہیں گی۔

آخر میں ہم خدا تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں۔ کہ وہ آپکو کامیاب فرمائے۔ روح القدس سے آپکی تائید کرے۔ ہمیشہ آپکے ساتھ ہو۔ آپکو مقاصدِ قیامِ احمدیت کے حصول کی جدوجہد میں سرگرم عمل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ تا اس کا نام بلند ہو۔ اور اس کی توحید قائم ہو۔ جس کی خاطر ہم سب پیدا ہوئے ہیں۔

محترم بہنو! آپ کس قدر خوش قسمت ہیں کہ اس وقت جبکہ ہم آپکے سامنے اپنے جذباتِ محبت کا اظہار کر رہی ہیں۔ ہم میں ہمارے پیارے آقا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلوہ افروز ہیں۔ جو عنایت خسروانہ کا پاس فرماتے ہوئے ہماری حوصلہ افزائی کیلئے تشریف لائے ہیں۔

جہاں ہم سب حضور کی تشریف آوری کا تہ دل سے شکریہ بجالاتی ہیں۔ وہاں حضور سے خواستگار ہیں۔ کہ ہمارے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم کو ہمارے ہر ایک مقصد میں کامیاب فرمائے۔ اور ہمیں دین کی خدمت کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

ہم ہیں آپ کی مخلصات

طالبات دینیات کلاسز

جواب ایڈریس

واجب الاکرام اخوات!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

معزز و مؤقر بہنو! آپنے جو اس موقعہ پر ہم ناچیز طالبات کی عزت افزائی فرمائی۔ اور پھر اسپر اپنے اخلاص و محبت سے لبریز جذبات کا اظہار فرمایا ہے۔ اس کے لئے ہم سب تہ دل سے ممنون ہیں۔ اور جہاں ہمارے قلوب آپ کی رفاقتِ دیرینہ کے اثر سے متاثر ہیں اور رہیں گے۔ وہاں آپکی یہ ذرہ نوازی ایک مستقل یادگار رہے گی۔ جسمیں اظہار جذبات کے لئے ایک اور موقع بہم پہنچایا گیا۔ فی الحقیقت ہم بھی اپنے دلوں کو آپکی طرح دو مختلف کیفیتوں سے لبریز پاتی ہیں۔ ایک طرف جہاں ہمیں آپ سے الوداع ہونے کا رنج ہے۔ وہاں ہمیں ایک گونہ مسرت ہے۔ جو ہر فارغ التحصیل متعلمہ اپنے دل میں طبعی طور پر محسوس کرتی ہے۔ اور یہ جو آپنے ہمیں سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی پاک آرزو کا پہلا ثمر قرار دیا ہے اسکی نسبت جب ہم اپنے قلوب کا مشاہدہ کرتی ہیں تو ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم کسی طرح بھی ذاتی طور پر اس تعریف کی مستحق نہیں۔ بلکہ اس کی تمام تر برکات حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات سے جاری ہوتی ہیں۔ اور جملہ فضائل حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذاتِ بابرکات پر ہی منتہی ہیں۔ اور یہ اللہ تعالےٰ کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل ہے۔ ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ۔ ہاں اگر اس میں ہماری طرف سے کسی قسم کی کوتاہی ہوئی ہو تو ہم مبتدی ہونے کے لحاظ سے قابلِ معافی ہو سکتی ہیں۔ کہ ہر کام کی ابتداء میں کچھ مشکلات ہوتی ہیں لائقِ احترام بہنو! بیشک اِس پُر ضلالت زمانہ میں کفر والحاد کا دور دورہ تھا۔ اور غیروں کا تو کیا کہنا۔ خود دین کے ذمّہ وار اور اجارہ دار اس کی تخریب کے درپے تھے۔ ایسی صورت میں آسمانی مسیح اور ربّانی مہدی کی آمد کے سوا دین کے احیاء کی اور کونسی راہ تھی۔ اور اقامت شریعت بغیر حضرت احمد علیہ السلام کے ممکن ہی کب تھی۔ وہ عظیم الشان کام جس کی بنیاد جری اللہ فی حلل انبیاء کے بابرکت ہاتھوں سے مقدر تھی۔ اس کا ایک حصّہ آج ہمارے اور آپ کے کندھوں پر رکھا جا رہا ہے۔ اگرچہ ذاتی طور پر ہم اس قابل نہیں کہ اس ذمّہ واری کو برداشت کر سکیں۔ لیکن ہم یقین رکھتی ہیں۔ کہ اگر آپ بہنوں کی درد بھری دُعائیں۔ اور ہمارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی قبولیت کو کھینچ لانے والی اپنے رب کے حضور التجائیں ہمارے شامل حال رہیں۔ تو ربّ رحیم و کریم کے فضل سے ہمیں امید ہے۔ کہ ہم سے وہ کام لیگا جس کام کے لئے اس کے خلیفۂ مقدس نے ہمیں چُنا۔ اور ہمیں یہ عزت بخشی کہ ہم دین کے جھنڈے کو بلند کریں۔ اور قوم میں وہ رُوح پیدا کریں جس رُوح کا اِسلام ہم سے مطالبہ کرتا ہے۔

پھر ہم اپنے اساتذہ اور اساتذات کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتی ہیں۔ جنہوں نے ہمارے لئے رات دن ایک کر کے نہایت محنت و محبّت سے ہمیں علم سے بہرہ ور کیا۔ اور اس منزل پر پہنچایا۔ ہمارے دل ان کے متعلق جذباتِ امتنان سے پُوری طرح لبریز ہیں۔

بالآخر ہم دوبارہ آپ سب بہنوں کی تہِ دل سے ممنون ہیں۔ اور آپ سے اور سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے التجاء کرتی ہیں۔ کہ ہمارے لئے دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور کے مقدس ارادوں کو پُورا کرنے کی توفیق بخشے۔ اور ہماری کمزوریاں دُور فرمائے۔ اور اپنی رضاء کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

اِس مبارک موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہُوئے اپنے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ہماری عرض ہے۔ کہ بے شک حضور وقتاً فوقتاً اپنی ہدایات زریں سے جماعت کو آگاہ فرماتے رہتے ہیں۔ لیکن اِس موقع پر اپنی کنیزوں کو اگر حضور کا قیمتی وقت اجازت دے۔ تو خاص طور پر ارشادات سے مستفید فرمائیں۔ جو ہمارے لئے آئندہ زندگی میں مشعلِ راہ ہوں۔ اور ہمارے بعد میں فارغ ہونے والی بہنوں کے لئے بھی ان کے مقاصد کے حصول میں ممد و معاون ہوں +

(طالبات درجہ ثالثہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حفظانِ صحت

برف کا پانی

موسم سرما اب آخری منزلیں طے کر رہا ہے۔ اس کے بعد موسمِ بہار اور موسم گرما آرہا ہے۔ شدتِ گرمی کی وجہ سے عوام برف کا استعمال کرتے ہیں۔ لیکن برف کا پانی انسانی صحت کے لئے بہت مضر ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ ہم ایسی باتوں کو عموماً نظر انداز کر دیتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ ہمارے ملک میں صحیح معنوں میں تندرست آدمی بہت کم پائے جاتے ہیں۔

قوت ہاضمہ بگاڑنے کے علاوہ برف کا پانی دانتوں کو بہت خراب کر دیتا ہے۔ چنانچہ اکثر آدمی جو برف کا استعمال کرتے ہیں، عام طور پر دانتوں کی خرابی کی وجہ سے نالاں رہتے ہیں۔ اگر دانت بہت زیادہ خراب ہو جائیں۔ تو پھر ان کو نکلوانے تک نوبت آجاتی ہے۔ اور یہ بات سب لوگ اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ مصنوعی دانت خواہ کتنے ہی قیمتی کیوں نہ ہوں۔ قدرتی دانتوں کے برابر کسی صورت میں نہیں ہو سکتے؛

معدہ اور دماغ کا آپس میں ایک قدرتی تعلق ہے۔ جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ معدہ کی خرابی کی وجہ سے اگر قبض ہو۔ تو سر میں درد ہونے لگتا ہے۔ اسی طرح برف کا زیادہ استعمال کرنے سے سر درد بھی لاحق ہو جاتی ہے۔

پس جب برف کے استعمال کرنے سے ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔ دانتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ سر میں درد شروع ہو جاتا ہے۔ تو کیا یہ بہتر نہیں۔ کہ برف کا استعمال ترک کر دیا جائے۔ جس سے ہماری صحت کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے؛

(محمودہ ثروت دینیات کلاس درجہ ثانیہ)

اپنے ہاتھ سے کام کرنے کا فائدہ

ایک دفعہ ملکۂ ہسپانیا کے نوکروں نے کسی وجہ سے ہڑتال کر دی۔ اور محل چھوڑ کر چلے گئے۔ ملکہ خود اُٹھی۔ اور اس کی لڑکیاں بھی کھڑی ہو گئیں۔ اور انہوں نے اپنا شاہی لباس اُتار دیا۔ اور باورچی خانہ میں داخل ہو کر نہایت عمدہ کھانا پکایا۔ جیسا کہ باورچی پکاتے تھے۔ اسی طرح وہ روزانہ کھانا پکاتیں۔ اور محل اور اس کے سامان کو جھاڑتیں۔ یہاں تک کہ نوکروں کو معلوم ہو گیا کہ ان کی ملکہ ان لوگوں کی پرواہی نہیں کرتی۔ تب وہ اپنی حرکت پر جو اُن سے سرزد ہو گئی تھی۔ بہت پشیمان ہوئے۔ اور واپس آگئے۔ اور ان تمام مطالبات کو چھوڑ دیا۔ جو وہ کرتے تھے؛

(صالحہ خاتون درجہ ثالثہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بزم مصباح

ا۔ کاجل بنانے کی ترکیب

ا۔ گذشتہ پرچہ میں کاجل بنانے کی ترکیب دریافت کی گئی ہے۔ اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ احمدی بیگم صاحبہ آف سہارنپور حال قادیان کو بہت اچھا کاجل بنانا آتا ہے۔ ضرورتمند بہنیں ان سے دریافت کرسکتی ہیں؛ (امتہ الرحمٰن رفیعہ بیگم قادیان)

ایڈیٹر:۔ آپ کو چاہیئے تھا کہ خود دریافت کر کے مکمل ترکیب لکھ دیتیں۔ تاکہ دوسروں کو بھی فائدہ ہوتا محض پتہ بتا دینا کافی نہیں تھا؛

ب۔ اشیاء۔ صاف رُوئی۔ سرسوں کا خالص تیل۔ نیم کے پتے۔ تازہ مکھن (گائے یا بھینس کا)

ترکیب۔ نیم کے پتوں کو پانی کے چھینٹے دے دیکر خوب رگڑو۔ یہ پانی اتنی مقدار تک پہنچے کہ جتنی رُوئی ہو وہ اس میں خوب اچھی طرح تر ہو کر کچھ قدرے باقی بھی بچ رہے۔ پھر اسی پانی میں رُوئی ڈال کر سُوکھنے کیلئے چھاؤں میں رکھ دو۔ یہ رُوئی اور پانی قریباً پانچ چھ دن تک سُوکھ جائیگا۔ سُوکھنے کے بعد رُوئی کا رنگ سبز ہو جائیگا۔ پھر رُوئی کی موٹی موٹی بتیاں بنالو۔ اور تیل میں بتیوں کو خوب تر کرلو۔ پھر تیل کسی چراغ میں یا کسی اور چراغ نما چیز میں ڈال دیں۔ اور بتیاں اندازے کے مطابق چراغ میں ڈال کر جلا دیں۔ جب پہلی بتیاں جل چکیں تو پھر اور جلائیں۔ اسی طرح بتیاں جلاکر ختم کریں۔ لیکن سب سے ضروری بات یہ ہے۔ کہ بتیوں کو آگ لگانے سے پہلے بتیوں کے اُوپر دو۲ تین۳ انچ کے فاصلے پر ایک چوڑی پلیٹ یا مٹی کا پیالہ لیکر اس میں تیل لگاکر الٹا کسی سہارے سے رکھ دیں۔ اس طرح کرنے سے بتیوں سے جو دھوآں اُٹھیگا۔ وہ اس برتن پر لگتا جائے گا۔ جب تمام بتیاں جل چکیں۔ تو پھر اُس برتن سے وہ سیاہی جو دُھوئیں کی شکل میں جمی ہوئی تھی وہ اُتار لیں۔

اس کے بعد مکھّن کو قریباً ایک سو دفعہ دھوئیں پھر مکھّن کو سیاہی میں ملادیں لیکن یہ خیال رہے کہ مکھّن بہت کم ہو۔ کاجل تیار ہے؛

(سلیمہ بیگم دینیات درجہ اُولیٰ)

ج۔ مٹی کا دیا گھی سے بھر کر اُس میں رُوئی کی بتّی بنا کر رکھیں اور اُوپر سے ڈھانک دیں۔ لیکن یاد رہے کہ رُوئی اولوں کے پانی میں تر شدہ ہو۔ جب گھی جل جائے تو اُس کے ڈھکنہ پر جو گل ہو۔ وہ اُتار لیا جائے۔ بعد ازاں اس کو مکھّن میں ملالیں۔ مگر مکھّن بھی صاف ہو۔ یعنی اس میں چھاچھ وغیرہ نہ ہو۔ اگر کسی بہن کو اولوں میں بھیگی ہُوئی رُوئی مطلوب ہو۔ تو وہ مجھ سے منگوا سکتی ہیں؛

(اقبال خانم بنت ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب قلعہ صوبا سنگھ)

۲۔ نیپولین کی سوانحعمری

ا۔ نیپولین اعظم کی لائف کے متعلق ایک کتاب زیر سرپرستی "انجمن ترقی اردو" شائع ہُوئی ہے۔ یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگریزی کی کتاب لائف آف نپولین کا ترجمہ ہے۔ اسکو ایم۔اے۔او۔ کالج بک ڈپو (علی گڑھ) کیطرف سے شائع کیا گیا ہے۔ اور مینیجر بک ڈپو مذکور یا مینجر صاحب احمدی پریس علی گڈھ سے مل سکتی ہے۔ (نظیر بیگم)

ب۔ نپولین بوناپارٹ کی سوانحعمری قادیان کی صادق لائبریری سے مطالعہ کے لئے دستیاب ہوسکتی ہے۔ (امۃ السلام)

ایڈیٹر:۔ یہ کوئی مکمل جواب نہیں۔ یہ بھی بتانا چاہیئے تھا کہ یہ کس کی تصنیف ہے اور کہاں سے مل سکتی ہے۔ تاکہ بیرونجات کی بہنیں بھی فائدہ اٹھا سکیں۔

۳۔ قبض کا علاج

ا۔ صبح اُٹھکر ہر روز تھوڑا سا باسی پانی پی لیا کریں۔ قبض کی شکایت جلد دُور ہو جائیگی۔ (قمر النساء)

ب۔ جن بہن صاحبہ کو قبض کی شکایت رہتی ہے وہ کروشن سالٹ کا استعمال کیا کریں۔ (محمودہ ثروت)

۴۔ سوزن کاری

محترمہ س۔ب صاحبہ نے سوزن کاری کے کام کے متعلق دریافت کیا ہے۔ وہ اگر یہ کام سیکھنا چاہتی ہیں۔ تو "شمیم سوزن کاری" کا مطالعہ کریں جو کہ مینیجر اخبار جوہر نسواں و عصمت دہلی کے پتہ سے مل سکتی ہے۔ (محمودہ ثروت)

ایڈیٹر:۔ محض کتاب کے مطالعہ سے سوزن کاری نہیں آسکتی۔ عملی کام مشق سے تعلق رکھتے ہیں۔

۵۔ چہرہ کے کیلوں کا علاج

چہرہ کے کیلوں کے لئے ذیل کے ۲ دو نسخہ جات نہایت مفید ہیں:۔

ا۔ شاہترہ (۷ ماشہ)۔ چرائتہ (ماشہ)۔ سرپھوکہ (۷ ماشہ)۔ منڈی (۷ ماشہ)۔ عناب (۵ دانہ)۔ ہلیلہ سیاہ (۷ ماشہ)۔ صندل سُرخ (۷ ماشہ)۔ ان چیزوں کو پاؤ بھر پانی میں بھگو دیں۔ صبح کو چھان کر چار تولہ شربت عناب شامل کر کے پی لیں۔ اکیس ۲۱ روز تک مسلسل یہ نسخہ استعمال کرنا چاہیئے۔

ب۔ شنگرف (تولہ)۔ سفیدہ کاشغری (تولہ)۔ ابرک سفید (تولہ) صندل بورہ (تولہ)۔ سرسوں سفید (تولہ) سب کو باریک پیس لیں ذرّے نہ رہیں۔ بوقت ضرورت تھوڑا سا سفوف دُودھ میں ملا کر رات کو مُنہ پر مل دیں۔ اور صبح گرم پانی سے دھو کر روغن ناریل یا اور کوئی تیل چُپڑ دیں۔ چند روز کے استعمال سے کیل، چھائیاں، مہاسے دُور ہو کر چہرہ صاف ہو جائیگا۔ (ناصرہ طاہرہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۶۔ کریم

ا۔ گذشتہ پرچہ میں ایک ضرورتمند بہن نے کسی ایسی کریم کے متعلق دریافت کیا تھا۔ جو جلد کے لئے بہت مفید ہو۔ سو عرض ہے۔ کہ وہ Mercolized wax کا رات کیوقت استعمال کیا کریں۔ (سلیمہ بیگم درجہ ثالثہ)

ب۔ کولڈ کریم چہرہ کے لئے مفید ہے۔ اسمیں کسی قسم کی چربی نہیں ہوتی۔ (ناصرہ طاہرہ)

ج۔ بورک۔ زیتون کا تیل۔ ہارڈ پیرافین
ایک اونس ۲ اونس ایک اونس
کریم یعنی ملائی ایک کھلے منہ کے برتن میں نصف
ایک اونس
تک پانی بھریں۔ اور اس کو آگ پر رکھیں۔ پھر اس میں ایک چینی کا پیالہ رکھکر زیتون کا تیل اور پیرافین ہارڈ اس میں ڈال دیں۔ اور حل کریں۔ جب یہ دونوں حل ہو جائیں۔ تو کریم یعنی ملائی ڈال دیں۔ جب ملائی بھی حل ہو جائے۔ تو بورک ڈال کر خوب گھوٹیں۔ جب سب چیزیں گھوٹ لی جائیں۔ تو یہ کریم مانند ملائی کے ہو جائے گی۔ بعد ازاں اس میں تین ماشہ سینٹ گلاب ڈال دیں۔ اور شیشیوں میں بھر لیں۔ کافی عرصہ تک خراب نہیں ہوگی۔ اس کے استعمال سے خشکی نام کو نہیں رہتی۔ جلد نرم اور صاف رہتی ہے۔ (اقبال خانم قلعہ صوبا سنگھ)

ایڈیٹر:۔ جزاکم اللہ۔ کوئی بہن اس نسخہ کا تجربہ کر کے بتائیں کہ یہ کیسا ہے۔

د۔ گلیسرین اور عرق گلاب مساوی مقدار ملا کر چہرہ پر لگاؤ اور پونچھو نہیں بلکہ وہیں خشک ہونے دو۔ اور صبح شام ایسا کرو۔ تو چہرہ کی خشکی بالکل دور ہو جائیگی۔ (ناصرہ طاہرہ)

۷۔ خوبصورت پھول کی ضرورت

مجھے ٹیبل کلاتھ کے کونے کیلئے کٹنگ ورک کے خوبصورت پھول کی ضرورت ہے۔ کوئی بہن بذریعہ مصباح شائع کر کے شکریہ کا موقع دیں۔ (ممتاز اختر درجہ ثالثہ)

۸۔ مچھلی کے کوفتے

کوئی بہن بذریعہ مصباح مطلع فرمائیں۔ کہ مچھلی کے کوفتے کس طرح تیار کئے جاتے ہیں۔ ممنون ہونگی۔ (سکینہ بیگم سیٹھی)

۹۔ سر درد کا عارضہ

آجکل میرے سر کے اوپر کے حصہ میں متواتر درد شروع ہے۔ کوئی بہن بذریعہ مصباح اس کا علاج بتا کر ممنون فرمائیں۔ (ایم۔ اے درجہ ثالثہ)

ایڈیٹر:۔ سر درد کا علاج کسی ڈاکٹر سے پوچھنا چاہیئے مصباحی بہنوں کو اس کے متعلق کیا علم ہو سکتا ہے۔

مفید باتیں

سیاہی کے داغ دور کرنا

اگر سیاہی کے داغ دھبے تازہ ہوں۔ تو ان پر ٹھنڈا دودھ ڈالکر ملو سب غائب ہو جائینگے۔ لیکن اگر داغ پرانے ہوں۔ تو لیموں اور املی کا ست دونوں کو مساوی مقدار میں لیکر پیس لو۔ اور انکو سیاہی کے داغوں پر ملو۔

پھلوں کے داغ دور کرنا

بعض دفعہ رومال پر یا دوسرے کپڑوں پر پھلوں یا سبزیوں کے داغ دھبے پڑ جایا کرتے ہیں۔ ان کو دور کرنے کا اچھا طریق یہ ہے۔ کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سُہاگہ اور دُودھ کو ملاکر اُن پر مل کر خشک ہونے دو۔ بعد میں حسب معمول صابن سے دھو ڈالو۔

چمچوں کے داغ دُور کرنا

چمچوں اور چُھریوں پر سبزیوں وغیرہ کے داغ دھبے پڑ جایا کرتے ہیں۔ ان کو صاف کرنیکا آسان طریق یہ ہے۔ کہ اُن کو چند منٹ تک ایسے پانی میں ڈبو رکھو۔ جس میں انڈے اُبالے گئے ہوں۔ سب دھبے دُور ہو جائیں گے۔

چُھریوں کے داغ دُور کرنا

چاقو اور چُھریوں کے سفید مصالحہ کے بنے ہوئے دستے یا ہاتھی دانت کے دستوں پر اگر داغ دھبے پڑ گئے ہوں۔ تو انکو صاف کرنے کا طریق یہ ہے۔ کہ کپڑے کی چندی کو پانی میں ڈبو کر اسپر نمک کا سفوف چھڑک کر ہینڈلوں پر رگڑو۔

چکناہٹ دُور کرنا

چمڑے کی اشیاء سے چکناہٹ دُور کرنے کے لئے انڈے کی سفیدی مل دو۔ جب خشک ہو جائے۔ تو رگڑ کر صاف کرلو۔ چکناہٹ دُور ہو جائیگی۔

(ناصرہ طاہرہ بنت مولوی فخرالدین صاحب قادیان)

رپورٹ سوسائٹی اشاعت مصباح

یہ نہایت مسرت انگیز امر ہے۔ کہ سوسائٹی اشاعت مصباح چند ماہ کی قلیل مدت میں ۱۰۰ سَو خریدار بنا چکی ہے۔ نیز تین ماہ میں پانچ خریدار بنانے کی مدت پندرہ مارچ کو ختم ہوگئی۔ اس عرصہ میں تقریباً سب ممبرات نے زیادہ سے زیادہ خریدار مہیا کرنیکی کوشش کی ہے۔ اور اکثر نے تین یا چار خریدار مہیا کئے ہیں ۹ نَو بہنیں ایسی ہیں جنہوں نے پانچ یا پانچ سے زیادہ خریدار بنائے۔ جہاں اس خیال سے ایک گونہ مسرت حاصل ہوتی ہے۔ کہ ممبرات نے اپنی کوشش سے تقریباً ایک ۱۰۰ سَو خریدار بنائے۔ وہاں ایک لحاظ سے افسوس بھی ہوتا ہے۔ کہ بیرونی مصباحی بہنوں نے اس طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ اور نہ معلوم وہ وقت کب آئے گا۔ جس کا ہمیں ایک عرصہ سے انتظار ہے۔

مندرجہ ذیل ۹ نَو ممبرات انعام کی مستحق ہیں انشاء اللہ امتحانات کے بعد ان بہنوں کی خدمت میں انعام پیش کیا جائے گا۔ امۃ السلام درجہ ثالثہ ممتاز اختر صاحبہ درجہ ثالثہ۔ مبارکہ قمر صاحبہ درجہ ثالثہ محمودہ ثروت صاحبہ درجہ ثانیہ۔ امۃ الرشید صاحبہ زہرہ درجہ ثانیہ۔ امۃ الحفیظ صاحبہ ساجدہ درجہ ثانیہ حمیدہ بیگم صاحبہ درجہ اُولیٰ۔ طاہرہ بیگم صاحبہ۔ امۃ اللہ صاحبہ درجہ ثانیہ۔

(سیکرٹری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جواہر ریزے

(۱) سب سے بہتر عمل اسلام کی خدمت و نصرت ہے۔

(۲) سب سے بہتر مشغلہ دُعا اور استغفار ہے۔

(۳) دست درکار دل بایار۔

(۴) خدا داری چہ غم داری۔

(۵) جس طرح پانی کے اندر اللہ تعالےٰ نے یہ مادہ رکھا ہے۔ کہ پانی خواہ کتنا بھی گرم کیوں نہ ہو جائے حتّٰی کہ آگ کی طرح ہو جائے۔ پھر بھی آگ کو ٹھنڈا کر دینے کی خاصیت اس کے اندر ہے۔ اسی طرح خواہ انسان بد اعمالیوں سے کیسا ہی گندہ کیوں نہ ہو گیا ہو۔ جب کبھی وہ نیکی کی طرف مائل ہونا چاہیگا اس کی نیک فطرت گناہوں پر غالب آجائیگی ؛

(۶) انسان کے نفسانی درخت کا جو کڑوا پھل اور بدذائقہ ہے۔ اسے دُور کرنے کے لئے ایک پیوند کی ضرورت ہے۔ اور وہ پیوند بیعتِ کامل ہے ؛

(۷) دُعا کی قبولیت کا ایک ہی گُر ہے۔ اور وہ یہ کہ جو منگے سو مَر رہے مرے سو منگن جائے۔

(۸) امرِ معروف کو تعویذ بناؤ جاں کا
بیکسوں کے لئے تُم عقدہ کشا ہو جاؤ

(اقتباسات از کلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز)

(امۃ السلام درجہ ثالثہ قادیان)

وصیتیں

۵۳۰۸ منکہ مراد بی بی بیوہ مستری عبدالمجید صاحب قوم ارائیں عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن امرتسر کٹڑہ کرم سنگھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۳۹ احسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے۔

کانٹے طلائی وزنی تولہ قیمتی -/۲۸ روپیہ۔ اشیاء خور ونوش برتن و پارچات۔ قیمتی مبلغ -/۱۰۰ روپیہ اس کے علاوہ -/۲۰۰ روپیہ کی ایک کمیٹی ڈالی ہوئی ہے۔ جو کہ ابھی نکلی نہیں۔ مگر مَیں نے دوصد روپیہ لیکر اپنے بھائی فضل احمد صاحب ساکن ہرسیاں ضلع گورداسپور حال وارد امرتسر کٹڑہ کرم سنگھ کو برائے اشتراک مشین ادا کر چکی ہوں۔ اور مَیں نے -/۱۰۰ روپیہ اپنے بھائی صاحب مذکور سے قرضہ بھی لینا ہے۔ اسکے علاوہ -/۲۲۵ روپے محلہ دارالانوار کی کمیٹی میں سیّد محمد طفیل صاحب مدرس چک ۲۷۶ ر کھ ضلع لائلپور کے حصہ میں جمع ہیں جس کی تشریح حسب ذیل ہے:۔

-/۵۱ میرے خاوند مستری عبدالمجید صاحب مرحوم نے ادا کئے اور مبلغ -/۱۵۹ روپے میرے بھائی عبدالرحمٰن صاحب انگلش ٹیچر چک ۳۳۲ ج۔ ب نے شاہ صاحب مذکور کو دئے۔ کمیٹی نکلنے پر مَیں سید محمد طفیل صاحب مذکور سے مبلغ -/۲۲۵ روپے لینے کی حقدار ہوں۔ اس طرح کل -/۶۵۳ روپے کی مَیں مالکہ ہوں۔ جس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ اگر مجھے اس کے علاوہ کوئی اور آمد بصورت ملازمت یا تجارت یا کسی کاروبار کے ذریعہ ہوئی تو اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرونگی اور اگر کوئی اور جائیداد میرے مرنے پر اسکے علاوہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامتہ:۔ مراد بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: عبدالرحمٰن سکرٹری وصایا چک ۳۳۲ ج۔ ب۔ گواہ شد:۔ بدرالدین بقلم خود ہرسیاں۔ حال وارد امرتسر۔

۵۳۲۸ منکہ امتہ البتول زوجہ امداد علی خان صاحب قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ تاریخ بیعت سنہ ۱۹۳۰ء ساکن بیگم پور ڈاکخانہ سڑوعہ ضلع ہوشیار پور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر بذمہ خاوند م پچاس روپیہ۔ زیور اندازاً -/۱۸۶۰ روپیہ۔ میں اپنی اس جائیداد کا دسواں حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اور یہ بھی وعدہ کرتی ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی لیکن اگر میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں تو وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا سمجھی جائیگی۔

الامتہ:۔ امتہ البتول نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: محمد یعقوب سکرٹری انجمن احمدیہ بیگم پور۔ گواہ شد:۔ خان بہادر چوہدری نعمت خان ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ جج خسر موصیہ بیگم پور۔

گواہ شد:۔ امداد علی خان خاوند موصیہ۔

۵۳۳۰ منکہ سیدہ ثانیہ اختر بانو بنت مولوی سید عبدالواحد صاحب مرحوم قوم سید عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۱۴ء ساکن برہمن بڑیہ حال قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۲/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد منقولہ اس وقت کوئی نہیں۔ میری غیر منقولہ جائیداد ایک قطعہ زمین شہر برہمن بڑیہ (بنگال) میں تھی جس کی قیمت اندازاً -/۵۰۰ ہوگی۔ میں وہ قطعہ زمین مسجد و انجمن احمدیہ برہمن بڑیہ کے استعمال کی غرض سے صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ہبہ کرچکی ہوں۔ اور اس کی بابت دلیل صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرادیگئی ہے۔ میرا اس وقت گذارہ اس وظیفہ پر ہے۔ جو مجھے صدر انجمن احمدیہ کیطرف سے مبلغ بیس روپے ماہوار ملتا ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اس عطیہ کا دسواں حصہ باقاعدہ ماہوار ادا کرتی رہونگی۔ انشاء اللہ العزیز۔ میری زندگی میں یا میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامتہ:۔ سیدہ ثانیہ اختر بانو۔

گواہ شد:۔ سید اعجاز احمد مولوی فاضل برادر موصیہ

گواہ شد:۔ ابوالہاشم خان چوہدری۔

۵۳۳۱ منکہ فاطمہ بیگم زوجہ خواجہ عبدالقیوم قوم جٹ عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالفضل بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۲/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد سر دست کوئی نہیں ہے۔ صرف میرا حق مہر -/۲۵۰ روپیہ ہے۔ جس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات پر جو میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ؛

الامۃ:۔ فاطمہ بیگم ؛ گواہ شد:۔ عبد القیوم بی۔اے خاوند موصیہ ؛ گواہ شد:۔ عبد الرزاق والد موصیہ +

۵۳۱۸ منکہ سعیدہ بیگم زوجہ محمد صادق قوم قریشی عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن مہت پور ڈاکخانہ اڈوس ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۴/۲/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد بصورت زیور جس کی کل قیمت اندازاً ڈیڑھ صد روپیہ ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میرا مہر مبلغ بتیس روپیہ تھا۔ لیکن اسوقت میرے خاوند نے پانچ صد روپیہ دینے کا وعدہ فرمایا ہو جو کہ اب میرا مہر مبلغ -/۵۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات پر جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی + الامۃ:۔ سعیدہ بیگم بقلم خود حال متصل مسجد احمدیہ لاہور + گواہ شد:۔ محمد صادق قوم قریشی خاوند موصیہ + گواہ شد:۔ محمد اسماعیل دیالگڑھی مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ +

۵۳۱۶ منکہ صالح بیگم زوجہ بابو غلام رسول کلرک ڈاکخانہ قوم تھہیم عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ۲ ستمبر ۱۹۳۱ء ساکن میانی حال سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری وفات کے وقت جسقدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ میری اسوقت جائیداد حسب ذیل ہے۔

کانٹے طلائی سوا تولہ -/۴۵ روپے۔ ایک انگوٹھی طلائی قیمتی دس روپیہ -/۵، ۷ روپے نقد جو میں نے بطور قرضہ حسنہ اپنے ایک رشتہ دار کو دئے ہوئے ہیں۔ مہر میں اپنے خاوند سے وصول کرکے اپنی ذات پر خرچ کر چکی ہوں +

الامۃ: صالح بیگم ؛ گواہ شد:۔ غلام رسول کلرک ڈاکخانہ سرگودھا خاوند موصیہ + گواہ شد: تصدق حسین بلاک ۹ سرگودھا +

۵۲۶۱ منکہ مریم بی بی زوجہ میاں عبد الرحمن قوم راجپوت پیشہ زرگری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن پنڈی چری ڈاکخانہ سید والہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۱/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری اس وقت ایک کنال زمین واقعہ محلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دارالرحمت بلاک ۳ قطعہ ۳۳ ہے جس کی قیمت مبلغ -/۵۰۰ روپے ہے۔ اور یہ مہر میں مجھکو ملی ہے سوائے اس کے میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ مَیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتی ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور جو رقم مَیں اپنی زندگی میں جمع کرا کر سند حاصل کرلوں گی۔ تو وہ اس سے منہا کی جائے گی + الامۃ:۔ مریم بی بی بقلم خود +

گواہ شد:۔ عبدالرحمان خاوند موصیہ پنڈی چری +

گواہ شد:۔ محمد الدین سیکرٹری مال پنڈی چری +

۵۲۴۸ منکہ امۃ اللہ مبارکہ بیگم زوجہ چوہدری فضل احمدؐ قوم راجپوت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۱/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ صرف میرا حق مہر -/۵۰۰ روپے ہے۔ جو کہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ مَیں اسکے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت اگر کوئی مزید جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ حقدار ہوگی + الامۃ:۔ امۃ اللہ مبارکہ بیگم بقلم خود + گواہ شد:۔ چوہدری فضل احمدؐ خاوند موصیہ +

گواہ شد:۔ عبدالرحمٰن شاکر محرر ریویو انگریزی قادیان برادر موصیہ +

۵۲۸۲ منکہ مبارکہ بیگم زوجہ رشید احمدؐ بی۔ اے قوم ارائیں عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن سنور ریاست پٹیالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱۱/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ چمپاکلی وزنی ۴ تولہ۔ چوڑیاں طلائی چھ عدد وزنی پونے چار تولہ۔ انگوٹھی طلائی۔ کانٹے طلائی کلپ طلائی۔ وزنی پونے دو تولہ۔ سوئی طلائی گیارہ ماشہ۔ کل قیمت طلائی زیورات کی موجودہ نرخ کے حساب سے تین سو پینسٹھ روپے ہے۔ اسکے علاوہ نقرئی زیور پینتیس روپے کا ہے۔ کل زیور کی قیمت چار سو روپیہ ہے۔ میرا مہر پانچ سو روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ پس میری کل جائیداد نو سو روپے ہے۔ مَیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ میں کوشش کروں گی۔ کہ اپنی زندگی میں یہ نوے روپے باقساط یا یکمشت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ اور رسید حاصل کرلوں۔ اس کے علاوہ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ اگر مَیں اپنی زندگی میں نوے روپے میں سے کچھ بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں داخل نہ کرسکی۔ تو میری جائیداد میں سے میرے ورثاء ادا کرنے کے پابند ہوں گے۔ اگر مَیں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں۔ تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کردیا جائیگا + الامۃ:۔ مبارکہ بیگم زوجہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رشید احمد بی۔اے ٭ گواہ شد:۔ محمد تقی احمدی ریٹائرڈ مدرس سنور ٭ گواہ شد:۔ رحمت اللہ بقلم خود والد موصیہ ٭

۵۳۳۳ منکہ قمر النساء بیگم زوجہ ڈاکٹر محمد عطاء اللہ صاحب قوم ریتھر عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ ۱۱/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری جائیداد مبلغ پانچہزار روپیہ مہر بذمہ خاوند ہے۔ اور میرا زیور طلائی مبلغ گیارہ صد روپیہ کا ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۹ یعنی نویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کروں۔ تو وہ رقم میری مندرجہ بالا جائیداد کی وصیت میں سے منہا کی جاوے ٭

الامتہ:۔ قمر النساء بیگم زوجہ کیپٹن محمد عطاء اللہ ٭

گواہ شد:۔ محمد عطاء اللہ خاوند موصیہ ٭

گواہ شد:۔ اکبر علی والد کیپٹن محمد عطاء اللہ ٭

۵۳۳۴ منکہ غلام فاطمہ زوجہ مولوی محمد احمد صاحب قوم جویا عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۴ء ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ ۲/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اسوقت صرف زیورات -/۲۶۰ روپے اور تین سو روپیہ بابت بقیہ حصہ حق مہر جو میرے خاوند مولوی محمد احمد صاحب مولوی فاضل کارکن تحریک جدید قادیان کے ذمہ واجب الادا ہے اس کے سواء میری کوئی جائیداد نہیں۔ میں وعدہ کرتی ہوں۔ کہ میں اپنی موجودہ جائیداد یعنی زیورات مالیتی -/۲۶۰ روپے کی قیمت کا نواں حصہ مبلغ ۲۹ للعہ اپنی زندگی میں ہی ادا کرنے کی کوشش کروں گی۔ اور حق مہر کی بقیہ رقم -/۳۰۰ کی وصولی پر یا اس کا جس قدر حصہ مجھے وصول ہو۔ اس کی وصولی پر اس کا نواں حصہ بمد وصیت بطور حصہ جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرادوں گی۔ و باللہ التوفیق۔ اور میں وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری وفات کے وقت میرا جس قدر ترکہ ہو۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ہاں جس قدر رقم یا مالیت میں خود اپنی زندگی میں ادا کر کے اس کی رسید حاصل کرلوں۔ وہ رقم اور مالیت میرے ترکہ کے ۱/۹ حصہ میں سے منہا ہوگی ٭

الامتہ:۔ غلام فاطمہ ٭ گواہ شد:۔ محمد عبد الکریم۔

گواہ شد:۔ محمد احمد خاوند موصیہ ٭

۵۳۳۵ منکہ خدیجہ بیگم زوجہ ملک محمد مظفر عباسی قوم اوان عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت جون ۱۹۱۹ء ساکن بھیرہ ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ ۱/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت مندرجہ ذیل جائیداد ہے:۔

زمین ایک قطعہ محلہ دارالبرکات قادیان ایک کنال مالیتی	-/۲۲۵
مشین سنگر سلائی والی۔	-/۱۴۰
ایک جوڑی کانٹے طلائی۔	-/۳۰
اسکے ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ کل میزان	-/۳۹۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیز میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر کوئی روپیہ میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں گی۔ تو اس قدر روپیہ منہا کر دیا جائیگا +

الامتہ:۔ خدیجہ بیگم + گواہ شد:۔ عبداللہ عرضی نویس مالاکنڈ ایجنسی + گواہ شد:۔ محمد مظفر عباسی خاوند موصیہ سٹور کیپر ایم۔ ای۔ ایس قلعہ درگئی مالاکنڈ ایجنسی +

ڈبل روٹی کا مُربّا

ڈبل روٹی ایک عدد۔ قند آدھ سیر۔
زعفران تین ماشہ۔ مغز۔ بادام آدھ پاؤ۔

ترکیب۔ ڈبل روٹی لیکر اس کے ٹکڑے ایک ایک انگشت موٹے کاٹ لو۔ پھر انکو کوئلوں پر سینک کر ہلکا بادامی کر کے چھری سے دو دو ۲ ۲ انگل کے شکر پارے کی طرح کے ٹکڑے کاٹ لو اسکے بعد دیگچی میں چھٹانک بھر گھی ڈالکر اور اسمیں دو تین چھوٹی الائیچیاں چھیل کر ڈالدو جب گھی کڑکڑانے لگے تو ٹوسٹ اسمیں چھوڑ دو۔ اور آہستہ آہستہ ہلاتے رہو۔ جب ٹکڑے سُرخ ہو جائیں اور گھی ٹکڑوں میں پیوست ہوجائے۔ تو اسکے بعد چینی میں تھوڑا سا پانی ڈالکر آگ پر رکھ دو۔ جب ایک تار کا قوام بنجائے تو اسمیں وہ تلے ہوئے ڈبل روٹی کے ٹکڑے۔ ڈال دو۔ اور زعفران بھی پیسکر ڈالدو۔ اور مغز۔ بادام اور چند چھوٹی الائیچیاں بھی ڈالدو۔ جب ٹکڑے تھوڑا سا شیرہ پی لیں۔ تو اُن کو آگ پر سے اُتار لو۔ لیکن یہ خیال رہے کہ ٹکڑوں میں اسقدر شیرہ رکھا جائے کہ مُربّے کیطرح ٹکڑے شیرے میں پڑے رہیں۔ مگر اور مُربّوں کیطرح یہ مُربّہ عرصے تک نہیں رکھا جاتا بلکہ تازہ تازہ کھایا جاتا ہے + (سلیمہ بیگم)

امواجِ تبسّم

(۱) بوڑھی عورت۔ آجکل کی لڑکیاں کس کام کی۔ جنہیں اتنا بھی پتہ نہیں۔ کہ سُوئی کس کام آتی ہے +

فیشن ایبل لڑکی۔ واہ معلوم کیوں نہیں سُوئی کو گراموفون میں لگاکر ریکارڈ بجاتے ہیں +

(۲) پہلا۔ کیوں یار تم ف کو خ کیوں بولتے ہو۔

دُوسرا۔ کون بیوخوف کہتا ہے +

(۳) حاکم کے پاس کھڑے ہوکر ایک نوجوان نے کہا حضور مجھے بھرتی کر لیجئے میں ایک بہادر فوجی سپاہی کا بیٹا ہوں۔ جرمن کی جنگ میں میرے باپ نے ایک جرمن سردار کا پاؤں کاٹ دیا تھا۔

افسر۔ سر کیوں نہ کاٹ دیا۔

امیدوار۔ حضور وہ تو پہلے ہی کٹا ہوا تھا +

(سلیمہ بیگم دینیات کلاس درجہ اولیٰ)

(۴) ایک افیونی نے تقریباً ڈیڑھ سیر گوشت لاکر بیوی کو دیا۔ اتفاقاً گوشت گھر سے غائب ہوگیا۔ بیوی نے بلّی پر شبہ ظاہر کیا۔ کہ شاید یہ کھا گئی ہے۔ افیونی نے کہا بھلا اتنی سی بلّی اتنا گوشت کس طرح کھا سکتی ہے اچھا بلّی کو تول کر دیکھو۔ بلّی کو تولا۔ تو اس کا وزن کل ڈیڑھ سیر ہوا۔ افیونی نے تعجب سے کہا۔ گوشت تو مل گیا۔ لیکن بلّی کہاں گئی + (نصیرہ نزہت)

ادریس گذشتہ پرچہ میں جو معمہ نمبر ۲ درج کیا گیا ہے۔ اس کا حل ادریس ہے + (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کٹنگ ورک

میز پوش یا تکیہ کے غلاف کا مرکز

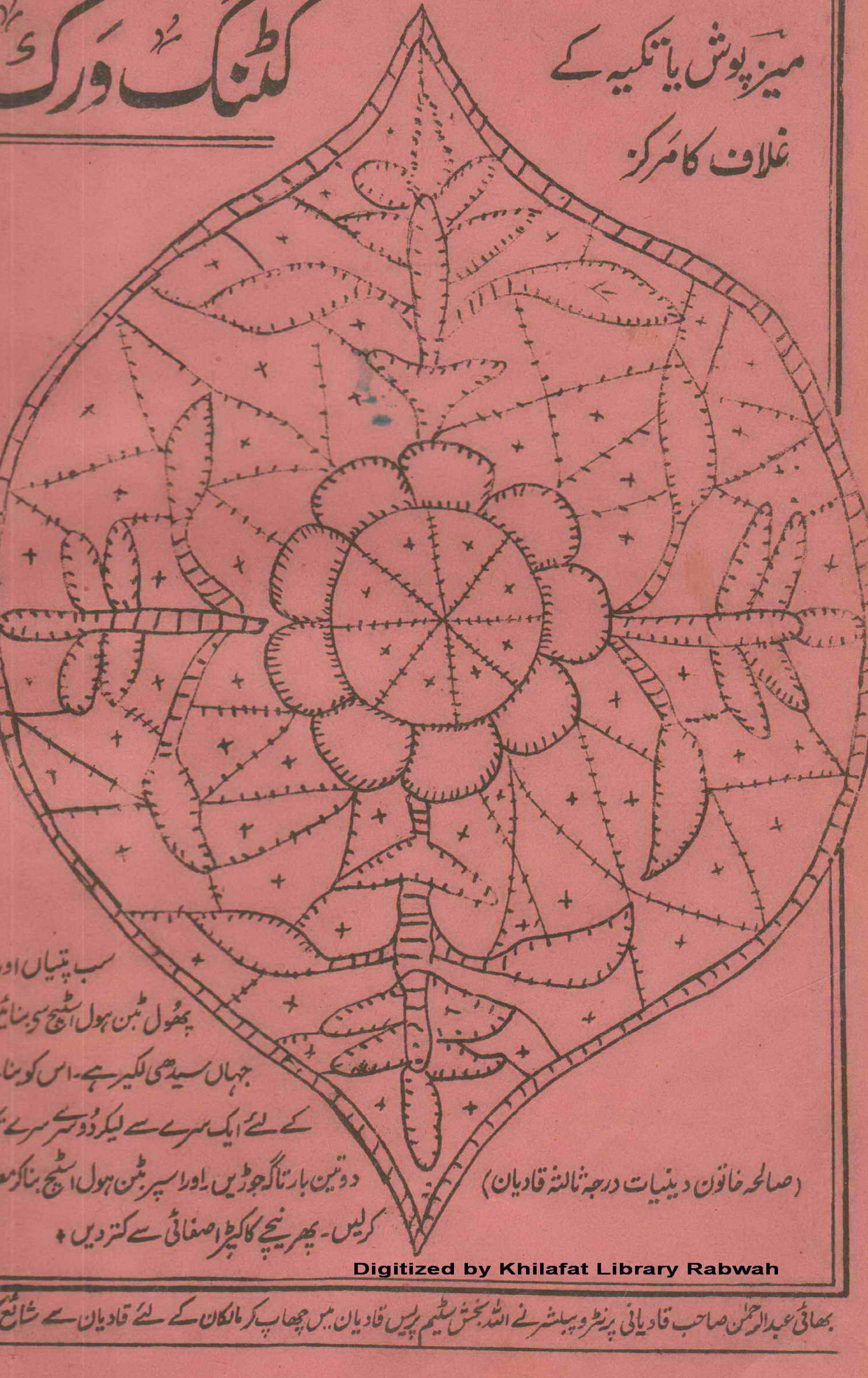

سب پتیاں اور
پھول بٹن ہول اسٹیچ سے بنائیں
جہاں سیدھی لکیر ہے۔ اس کو بنانے
کے لئے ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک
دو تین بار تاگہ جوڑیں۔ اور اسپر بٹن ہول اسٹیچ بناکر مضبوط
کرلیں۔ پھر نیچے کا کپڑا صفائی سے کتر دیں۔

(صالحہ خاتون دینیات درجہ ثالثہ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔